نجات دلانے والے اعمال

مؤلّف

علامہ مولانا ابوحمزہ محمد عمران المدنی مدظلہ العالی

(مدرّس جامعۃ النور و مفتی دارالافتاء محمدی)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

رابطہ: 021-32439799

نام کتاب	:	نجات دلانے والے اعمال
تصنیف	:	علامہ مولانا ابوحمزہ محمد عمران المدنی مدظلہ العالی
سن اشاعت	:	جمادی الثانی 1436ھ۔ اپریل 2015ء
سلسلۂ اشاعت نمبر	:	252
تعداد اشاعت	:	4200
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

حدیثِ دل

اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ عَالِمِ الْغُيُوبِ، وَسَاتِرِ الْعُيُوبِ، وَغَافِرِ الذُّنُوبِ، وَالْمُطَّلِعِ عَـلـىٰ ضَـمَـائِرِ الْقُلُوبِ وَيُـجْـزِلُ الثَّـوَابَ فَـضْلاً، وَيُـكْثِرُ الْعِقَابَ عَدْلاً. ﴿لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ﴾ خَصَّنَا بِدِيْنِ الإسلامِ، وَجَـعَـلَـنَـا مِنْ أُمَّةِ مُحمّدٍ عَلَيْهِ السَّلَام ـصَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ أفضلَ صَلاةٍ وَأَزْكاهَا، وَأَطْيَبَهَا وَأَنْمَاهَا، وَصلّىٰ عَلىٰ آلهِ وَأَصْحَابِهِ-أَمَّا بَعْدُ

بندۂ مومن جب بھی صدقِ نیت کے ساتھ نیک اعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا اس پر نزول ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے اجر وثواب کے پیمانے بھر بھر کر عطا فرماتا ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مخصوص نیک اعمال پر مُرتّب ہونے والے ثواب سے آگاہی ہو جانے کے بعد ایک عام مسلمان کے عمل کا جذبہ بھی بڑھتا ہے اور نفس پر جو اعمال شاق و دشوار ہوتے ہیں اُن کا کرنا آسان ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے غلاموں پر خصوصی رحمت فرماتے ہوئے انتہائی آسان اعمال پر بیش بہا انعامات کا وعدہ فرمایا ہے لیکن غفلت کی بناء پر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ان اعمال کی طرف متوجہ نہیں، علماء اسلام نے اعمالِ صالحہ پر مُرتّب ہونے والے ثواب کے عنوان پر متعدد کتب تالیف کیں مقصود یہی تھا کہ مسلمان فضائل کو دیکھ کر عمل کی رغبت حاصل کریں لیکن ان میں سے اکثر کتب ضخیم ہیں عام لوگ ان کا مطالعہ نہیں کر پاتے پس اسی امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے فقیر نے ان چھ ذیلی عنوانات کے تحت

۱۔ عرش کا سایہ دلانے والے اعمال

۲۔ پل صراط پر ثابت قدم رکھنے والے اعمال

۳۔ شفاعت دلانے والے اعمال

۴۔ جہنم سے بچانے والے اعمال

۵۔ جنت میں بلاحساب داخل کرانے والے اعمال

۶۔ جنت میں گھر دلانے والے اعمال

فقط ''۲۰۰'' احادیث و آثار جمع کرنے کی سعی کی ہے تاکہ نفسِ کتاب کی ضخامت کو ترکِ مطالعہ کا سبب نہ بنا سکے، یہاں اس عنوان پر تالیف کردہ اسلاف کی بعض کتابوں کے اسماء کو تبرکاً ذکر کرتا ہوں۔ وباللّٰہ التّوفیق

(۱) البدور السافرة فی احوال الآخرة لعبد الرحمن بن أبی بکر جلال الدّین السّیوطی المتوفّٰی ۹۱۱ھـ ـ الناشر:المکتبة الحقانیة ،ملتان ، باکستان

(۲) الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذلك: لأبی حفص عمر بن أحمد بن عثمان بن أحمد بن محمد بن أیوب بن أزداذ البغدادی المعروف بـ ابن شاهین المتوفی :۳۸۵ـ بتحقیق محمّد حسن محمّد حسن إسماعیل، الناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت ،الطبعة الأولی ۱٤۲٤ھـ ۲۰۰٤م

(۳) الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف لعبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللّٰه، أبی محمّد، زکی الدّین المنذری المتوفی:٦٥٦ھـ بتحقیق إبراهیم شمس الدّین،الناشر :دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی:۱٤۱۷ھـ

(۴) الترغیب والترهیب لإسماعیل بن محمّد بن الفضل بن علی القرشی الطلیحی التیمی الأصبهانی، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة المتوفی :٥۳٥ھـ بتحقیق :أیمن بن صالح بن شعبان،الناشر:دار الحدیث ،القاهرة ،الطبعة الأولی:۱٤۱٤ھـ ،۱۹۹۳م

(۵) فضائل الأعمال لضیاء الدین أبی عبد اللّٰه محمّد بن عبد الواحد المقدسی المتوفی:٦٤۳ھـ الناشر:الجامعة الإسلامیة، المدینة المنورة۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے اسے

میری ،میرے والدین کی، میرے پیر و مرشد اور اساتذہ کرام ،اور جمیع اہلِ خانہ کی بلا حساب و کتاب بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنائے ،(وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ) یعنی یہ اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں۔

میں اس تالیف کا انتساب حضور پرنور، شافع یوم النشور ﷺ کی آل پاک کی طرف کرتا ہوں بالخصوص غوث الثقلین شیخی ومرشدی، ملجائی حضور سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف اور آسمانِ ولایت کے روشن ستارے حضرت اسماعیل میاں باپو شیرازی قلندری رضی اللہ عنہ کی طرف کرتا ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنِّی رَبِّ اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِینَ سَبَقُونَا بِالْإِیمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِی قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِینَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِیمٌ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِی أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِینَ ۔آمین

ابوحمزہ محمد عمران المدنی

نجات دلانے والے اعمال

عرش کا سایہ دلانے والے اعمال

۱۔حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بروزِ قیامت سورج لوگوں کے سروں پر ہوگا اور انکے اعمال ان کے سروں پر سایہ کیے ہوں گے اور گرمی کو ان سے دور کرتے ہوں گے۔ (۱)

۲۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات شخص اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اس دن جس دن اس کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔(۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہوئی۔(۳) وہ شخص جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لگا رہتا ہو۔(۴) وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے اس پر جمع ہوتے اور اسی پر جدا ہوتے تھے۔(۵) وہ شخص جسے خاندانی، حسین وجمیل عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے جواباً کہہ دیا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔(۶) وہ شخص جو صدقہ دے اور اسے چھپائے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔(۷) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔(۲)

۳۔ابنِ شاذان رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث پاک کو ایک دوسری سند سے روایت کیا اس میں ان الفاظ: وہ نوجوان الخ کی جگہ یہ الفاظ ہیں: اور وہ شخص جس نے بچپن میں

۱۔ حلية الأولياء ،المهاجرون من الصّحابة ،أبو موسى الاشعرى، ۱/۲٦۱

۲۔ صحيح البخارى ،كتاب الأذان، باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة --، برقم: ٦٦٠، ۱/۱۳۳

قرآن پاک سیکھا اور اپنے بڑھاپے تک اس کی تلاوت کرتا رہا۔(۳)

۴۔حضرت سیدنا ابو یُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے سنا: جو تنگ دست کو مہلت دے، یا بارِ قرض اس سے اتار دے، تو اللہ تعالیٰ اسے اس روز اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سوا سایہ نہ ہوگا۔(٤)

۵۔امام طبرانی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث ان الفاظ سے روایت کی ہے: بلاشبہ لوگوں میں بروزِ قیامت سب سے پہلے سایۂ عرش اسے نصیب ہوگا، جس نے تنگ دست کو مہلت دی ہوگی، یا قرض کا مال اس پر صدقہ کر دیا ہوگا۔(٥)

٦۔حضرت سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنے والے کی مدد کی، یا تنگ دست کی بحالتِ تنگی مدد کی یا مکاتَب غلام کو آزادی دلانے میں مدد دی، تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس روز سایۂ عرش عطا کرے گا جس دن اس کے سوا سایہ نہ ہوگا۔(٦)

۷۔حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو غازی کے سر پر سایہ کرے گا، اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔(۷)

۸۔حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: مدنی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اُسے اُس روز اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سوا سایہ نہ ہوگا(۱) ناگواری کے باوجود وضو کرنا،

۳۔ مشيخة ابن الشاذان الصغرى ،برقم: ۳۲، ص ۱۱

٤۔ صحيح مسلم ،كتاب الزهد والرقائق باب حديث جابر الطويل --، برقم: (۷٤)٣٠٠٦، ٤/٢٣٠١

٥۔ المعجم الكبير للطبرانى ،برقم: ۳۷۷، ۱۹/۱٦۷

٦۔ المسند للأمام أحمد ،مسند المكيين برقم: ۱۵۹۸۷، ۲۵/۳٦۳

۷۔ المسند للأمام أحمد ،مسند عمر بن الخطاب، برقم۱۲٦، ۱/۲۷۷

(۲) اندھیرے میں مسجد کی طرف آمدورفت رکھنا (۳) بھوکے کوکھانا کھلانا۔ (۸)

۹۔حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو بھوکے کو اتنا کھلائے حتّٰی کہ اسے سیر کردے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ تلے رکھے گا۔(۹)

۱۰۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: سچا تاجر بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ تلے ہوگا۔(۱۰)

۱۱۔حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: امانت دار سچا تاجر بروزِ قیامت انبیاء وصدیقین وشہداء کے ساتھ ہوگا۔(۱۱)

۱۲۔حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رحمتِ عالم ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی اور اس کی مدد کی، بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اُسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔(۱۲)

۱۳۔حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جو کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرے، اللہ تعالیٰ اس کو بروزِ قیامت عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔ (۱۳)

۱۴۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے میرے خلیل! اپنے

٨۔ کنز العمّال، الکتاب المواعظ والحکم من قسم الأقوال الفصل الثالث فی الثلاثیات، برقم: ٤٣٢١٩، ١٥/٨١٠۔٨١١

٩۔ مکارم الأخلاق للطبرانی ،باب فضل اطعام الطّعام ،برقم: ١٦٤، ٣٧٣

١٠۔ الترغیب والترهیب لقوام السنة، باب الألف، باب فی فضل التاجر الأمین ۔۔، برقم: ٧٩٤، ١/٤٤٨

١١۔ سنن التّرمذی ،أبواب البیوع ،باب ماجاء فی التجّار۔۔،برقم: ١٢٠٩، ٣/٥٠٧

١٢۔ المعجم الأوسط ،باب المیم ،باب من اسمه محمود ،برقم: ٧٩٢٠، ٨/٤٨

١٣۔ المعجم الأوسط، باب الهاء، باب من اسمه هاشم، برقم: ٩٢٩٢، ٩/١١٧

اخلاق کو اچھا کرو اگرچہ معاملہ کفار کے ساتھ ہو، تم نیکوں میں داخل ہو جاؤ گے اور بلاشبہ میری بات اچھے اخلاق والوں کے بارے میں سبقت کرچکی کہ میں انہیں اپنے عرش کا سایہ دوں گا۔ اور انہیں حظیرۃ قدسی سے سیراب کروں گا، اور انہیں اپنے جوارِ رحمت کے قریب رکھوں گا۔(١٤)

۱۵۔حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں سبقت کرنے والے لوگ کون ہوں گے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ ورسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جنہیں جب حق عطا کیا جائے تو اس کو قبول کرلیں، اور جب حق کا سوال ہو تو اس کو خرچ کریں (یعنی، ادا کردیں) اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو یوں کریں جیسا کہ خود اپنے لیے کرتے ہیں۔(١٥)

۱۶۔حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز جنازہ پڑھا کرو تاکہ تم غمگین رہو کہ غمگین اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ تلے ہوگا۔(١٦)

۱۷۔حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی معظم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عدل وانصاف سے کام لینے والا متواضع حکمران زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے، تو جس نے اُسے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے بارے میں اور خود اُس کے بارے میں نصیحت کی، تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس دن سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے عرش کے سایہ کے علاوہ سایہ نہ ہوگا، اور جس نے اُسے اُس کی جان کے بارے میں یا اللہ کے دیگر بندوں کے بارے میں دھوکا دیا، اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے

١٤۔ المعجم الأوسط ،باب المیم ،باب من اسمه محمّد، برقم: ٦٥٠٦، ٦/٣١٥

١٥۔ المسند للأمام أحمد، مسند الصّدّیقة عائشة بنت الصّدّیق، برقم: ٢٤٣٧٩، ٤٠/٤٤٠

١٦۔ شعب الأیمان ،الصلاة علی من مات من أهل القبلة ،برقم: ٨٨٥١، ١١/٤٧٠

رُسوا کر دے گا۔(۱۷)

۱۸۔حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: جس عورت کے بچے کا انتقال ہو جائے، تو ایسی عورت کی تعزیت کرنے کی جزاء کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُسے اپنے عرش کے سایہ میں رکھوں گا، جس دن میرے عرش کے سوا سایہ نہ ہوگا۔(۱۸)

۱۹۔حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے بروزِ قیامت جہنم کی گرمی سے بچالے اور اُسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے، تو اسے چاہیے کہ مسلمانوں پر سخت نہ ہو اور اسے اُن پر رحم کرنے والا ہونا چاہیے۔(۱۹)

۲۰۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تین شخص اس روز سایۂ عرش میں ہوں گے، جس دن اُس کے سائے کے علاوہ سایہ نہ ہوگا۔ (۱) صلہ رحمی کرنے والا اللہ تعالیٰ ایسے کے رزق میں اضافہ کرتا اور عمر کو لمبا کرتا ہے۔ (۲) وہ عورت جس کا شوہر انتقال کر گیا اور چھوٹے یتیم بچے پیچھے چھوڑ گیا اور وہ عورت کہے: میں نکاح نہیں کروں گی، اور ان بچوں کی پرورش کروں گی یہاں تک کہ یا تو ان کا انتقال ہو جائے یا اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دے۔ (۳) وہ بندہ جس نے مہمان کے لیے کھانا بنایا اور اس میں اچھا خرچ کیا پھر اس کھانے پر یتیم اور مسکین کو بلایا اور رضائے الٰہی کے لیے

۱۷۔ الترغیب والترهیب لقوام السنّة ،باب العین ،فصل فی الترهیب من الجور وذمّ الجائرین برقم :۲۱۸۸،۳/۱۱۳

۱۸۔ کنز العمّال ،کتاب الموت و احوال۔۔، الباب الثالث فی أمور بعد الدفن ،الفصل الرابع، فی التعزیة، مدخل، برقم:۴۲۶۱۳، ۱۵/۶۵۹

۱۹۔ شعب الایمان، أن یحبّ الرجل لأخیه المسلم ۔۔،فصل فی إنظار المعسر۔۔، برقم:۱۰۷۴۷، ۱۳/۵۳۸

ان کو کھانا کھلایا۔(۲۰)

۲۱۔حضرت سیدنا ابواُمامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: تین شخص بروزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔(۱) وہ شخص جس نے ہمہ وقت اس بات کو مدِنظر رکھا کہ اللہ تعالیٰ ساتھ ہے۔(۲) وہ مرد جسے عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے خوفِ الٰہی کے سبب اسے چھوڑ دیا۔(۳) وہ شخص جو لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے محبت کرتا ہو۔(۲۱)

۲۲۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: دنیا میں بھوکے رہنے والے وہ (خوش نصیب) ہیں جن کی روح کو اللہ تعالیٰ قبض فرمائے گا اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غائب ہو جائیں تو تلاش نہ کیے جائیں اور اگر موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں یہ لوگوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور آسمانوں میں مشہور جب جاہل انہیں دیکھے تو انہیں بیمار گمان کرے حالانکہ انہیں کچھ بیماری نہیں بلکہ خوفِ خدا کے سبب اُن کی یہ حالت ہے بروزِ قیامت وہ عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سوا دوسرا سایہ نہ ہوگا۔(۲۲)

۲۳۔حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مقرب وہ ہوں گے جو بھوکے پیاسے اور خوفزدہ رہے ہوں گے یہ وہ چھپے ہوئے نیک لوگ ہیں کہ اگر موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں اور اگر غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے۔(۲۳)

۲۴۔حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: حاملینِ عرش انبیاءِ کرام اور اصفیاءِ کرام کے ساتھ اُس روز عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سوا سایہ نہ ہوگا۔ (۲۴)

۲۰۔ الفردوس بمأثور الخطاب ،باب الثاء ،برقم :۲۵۲۶،۲/۹۹

۲۱۔ المعجم الکبیر، باب الصاد ،صدی بن العجلان أبو أمامة، برقم :۷۹۳۵، ۸/۲۴۰

۲۲۔ الفردوس بمأثور الخطاب ،باب الألف، ۱۶۵۴، ۱/۴۰۹

۲۳۔ المعجم الکبیر، باب المیم، عبد اللّٰه بن عمر، برقم :۵۳، ۲۰/۳۶

۲۴۔ البدور السافرة، برقم :۳۵۸، ص:۱۶۹

۲۵۔حضرت سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: تین شخص بروزِ قیامت بحالتِ امن عرش کے سائے میں بات چیت کرر ہے ہوں گے (۱) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نے نہ روکا ہو (۲) وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ شے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا ہو (۳) وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کی طرف نگاہ نہ کی ہو۔(۲۵)

۲٦۔حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں زُہد و وَرع اختیار کرنے والے کل بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے قربِ خاص میں ہوں گے۔(۲٦)

۲۷۔حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا موسیٰ بن عمران علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کیا: اے میرے رب عزوجل! تو جنت میں کسے سکونت دے گا؟ اور جس دن تیرے عرش کے سوا سایہ نہ ہوگا، تو کن لوگوں کو سایۂ عرش عطا فرمائے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے زنا کو اپنی آنکھ سے دیکھا تک نہ ہوگا، اور نہ ان کے اموال میں سود کا دخل ہوا ہوگا، اور نہ وہ اپنے فیصلوں پر رشوتیں لیتے ہوں گے، ان لوگوں کے لیے خوشخبری اور اچھا ٹھکانہ ہے۔(۲۷)

۲۸۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، جس دن اس کے سوا سایہ نہ ہوگا (۲) امانت دار تاجر (۲) عادل بادشاہ (۳) دن میں سورج کی رعایت کرنے والا۔(۲۸)

۲۵۔ الترغیب والترہیب لقوام السنّة، باب الغین، باب فی الترغیب فی غضّ البصر عمّا لایحلّ، برقم:۲۲۵٦، ۱٤٤/۳

۲٦۔ الترغیب والترہیب لقوام السنة، باب الغین، باب فی الترغیب فی غضّ البصر عمّا لایحلّ، برقم:۲۲۵٦، ۱٤٤/۳

۲۷۔ شعب الإیمان، قبض الید عن الأموال المحرّمة ــ، برقم:۵۱۲۵، ۳٦۰/۷

۲۸۔ الدرّ المنثور، تحت قوله: فالق الإصباح و جعل اللیل سکنا ــ، ۳۲۷/۳

۲۹۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک، صاحبِ لولاک ﷺ نے فرمایا: تین لوگ اللہ تعالی کے عرش کے سایہ میں ہوں گے، جس دن اُس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) میرے کسی پریشان حال امتی کی پریشانی دور کرنے والا (۲) میری سنت کو زندہ کرنے والا (۳) مجھ پر باکثرت درود پڑھنے والا۔(۲۹)

۳۰۔حضرت سیدنا عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: کہا جاتا ہے: تین لوگ بروزِ قیامت سایۂ عرش تلے ہوں گے، بیماروں کی عیادت کرنے والا (۲) فوت شدہ افراد کا کفن دفن کرنے والا (۳) جس عورت کا بچہ مر گیا ہو اُس عورت کی تعزیت کرنے والا۔(۳۰)

۳۱۔حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروزِ قیامت جب لوگ حساب کتاب میں ہوں گے ایک منادی ندا کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو بیماروں کی عیادت کیا کرتے تھے؟ پھر انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے ہوں گے، حالانکہ لوگ حساب میں ہوں گے۔(۳۱)

۳۲۔حضرت سیدنا مغیث بن سُمَیّ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: سورج لوگوں کے سروں پر کچھ گز کے فاصلے پر ہوگا، اور جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، لوگوں پر جہنم کی گرمی اور لو چل رہی ہوگی اور جہنم کے شعلے اُن پر آتے ہوں گے، لوگوں کا پسینہ زمین پر بہتا ہوگا، اس پسینہ کی بو مُردار کی بدبو سے بدتر ہوگی اور روزے دار عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔(۳۲)

۲۹۔ بستان الواعظین و ریاض السامعین، برقم:٤٤۱، ص:۲۸٦

۳۰۔ البدور السافرة، برقم:۳٦۵، ص:۱۷۰

۳۱۔ الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهین، باب فضائل الأعمال، برقم:٤۸۰ ص:۱۳۸

۳۲۔ النهایة فی الفتن والملاحم، ذکر الأحادیث و الآیات الدالّة علی أهوال یوم القیمة، مدخل، ۳٤۲/۱

۳۳۔حضرت سیدنا قیس جُہنی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان کے جس دن میں بندے نے روزہ رکھا ہوگا، بروزِ قیامت وہ روزہ بادل کی صورت میں آئے گا اور اس بادل میں موتی کا ایک محل ہوگا، جس کے ستر دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ سرخ یاقوت کا ہوگا۔(٣٣)

۳۴۔حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب عزوجل! جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! بروزِ قیامت میں اسے اپنے عرش کا سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنے قرب خاص میں رکھوں گا۔(٣٤)

۳۵۔حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا: اے میرے ربّ! تو مجھے اپنے ان اہلِ معرفت کی خبر دے جنہیں تو اس روز اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سوا سایہ نہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنکے دل پاک ہوں گے جن کے ہاتھ گناہوں، جُرموں سے بَری ہوں گے جو میرے جلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں گے ان کے سامنے جب میرا ذکر کیا جاتا تو وہ بھی میرا ذکر کرنے لگتے۔ اور جب ان کا ذکر کیا جاتا تو میں ان کا چرچا کرتا ہوں جو مشقت کے باوجود اچھی طرح وضو کرتے اور میرے ذکر کی طرف اس طرح رجوع کرتے ہیں جیسا کہ پرندے اپنے گھونسلوں کا رخ کرتے ہیں اور میری حُرمتوں کی پامالی ہوتے دیکھ کر ایسے غضبناک ہوتے ہیں جیسا کہ چیتا جنگ کے وقت غضبناک ہوتا ہے، اور وہ میری محبت کے ساتھ یوں مانوس ہوتے جیسا کہ بچہ لوگوں کی محبت سے مانوس ہوجاتا ہے۔(٣٥)

ابن عساکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے ایک اور سند سے روایت کیا ہے جس میں یہ

۳۳۔ فضائل شهر رمضان لعبد الغنی المقدّسی، فضائل شهر رمضان، برقم:٢٨، ص٦٥

۳۴۔ حلية الأولياء، فمن الطبقة الأولى من التابعين، وهب بن منبه، ٤/٤٥

۳۵۔ الزهد للأمام أحمد بن حنبل، زهد موسیٰ، برقم:٣٨٩، ص٦٤

الفاظ زائد ہیں: جو لوگ میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں، اور بوقتِ صبح استغفار کرتے ہیں۔(٣٦)

۳۶۔حضرت سیدنا کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے توریت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ علیہ السلام! جو نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے اور لوگوں کو میری فرمانبرداری کی طرف بلائے تو دنیا اور قبر میں اس کے لیے میرا ساتھ ہے (میری رحمت اس کے ساتھ ہے) اور بروزِ قیامت وہ میرے (عرش کے) سایہ میں ہوگا۔(٣٧)

۳۷۔حضرت سیدنا عمرو بن میمون رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ الصّلوۃ والسّلام نے اپنے رب کی طرف (ملاقات کے لیے) جلدی کی تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو سایۂ عرش میں دیکھا، آپ نے اس کی قدر ومنزلت کی تحسین فرمائی اور ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرّم ہے، پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ آپ کو اس کا نام بتادے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا نام بتادیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب میں تمہیں اس کے عمل کی خبر دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو جو عطا فرمایا ہے یہ اس پر حسد نہیں کرتا تھا، نہ ہی چغلی کرتا تھا، اور نہ اپنے والدین کا نافرمان تھا۔(٣٨)

۳۸۔حضرت سیدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مقتول تین طرح کے ہیں (۱) وہ مومن مرد جس نے اپنے جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا حتی کہ جب دشمنوں سے ملا تو ان سے قتال کیا، یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ یہ شہید لائقِ فخر ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خیمہ میں عرش کے نیچے ہوگا، انبیاء کرام علیہم السلام درجہ نبوت کے سبب اس سے افضل ہوں گے۔(٣٩)

٣٦۔ تاريخ دمشق لابن عساكر، حرف الميم، موسیٰ بن عمران بن يصهر۔ ١٤١/٦١

٣٧۔ حلية الأولياء، فمن الطبقة الأولى من التابعين، تكملة كعب الأحبار ٣٥/٦

٣٨۔ حلية الأولياء، فمن الطبقة الأولى من التابعين، عمرو بن ميمون، ١٤٩/٤

٣٩۔ المسند للأمام أحمد، مسند الشّاميين، برقم:١٧٦٥٧، ٢٠٣/٢٩

۳۹۔حضرت ابوبکر شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "الغیلانیات" میں فرمایا: بروزِ قیامت شہداء عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کے حضور گنبدوں اور باغات میں ہوں گے۔(۴۰)

۴۰۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: شہداء تین طرح کے ہیں(۱) وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ بنیتِ ثواب راہِ خدا عزوجل میں نکلا اس کا مقصود نہ تو قتال کرنا ہے اور نہ قتل ہونا اس کا مقصود لشکرِ مسلمین کی بڑھوتی ہے، پس اگر یہ شخص مرجائے یا قتل کردیا جائے تو اس کے تمام ہی گناہوں کو معاف کردیا جائے گا اور عذابِ قبر سے اسے بچالیا جائے گا اور اُسے سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن دے دیا جائے گا اور اس کی شادی حُورِعین سے کردی جائے گی اور اسے کرامت کا حُلّہ پہنایا جائے گا، اس کے سر پر پروقار کا تاج رکھا جائے گا۔(۲) وہ شخص جو ثواب کی امید لیے اپنے مال اور جان کے ساتھ راہ خدا عزوجل میں نکلا اس کا مقصود یہ ہے کہ وہ (کافروں کو) قتل کرے اور خود قتل نہ کیا جائے پس اگر ایسا شخص مرجائے یا اسے شہید کردیا جائے تو اس کے گھٹنے اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ لگتے ہوں گے اسے خلیل اللہ کا ایسا قرب حاصل ہوگا وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوگا وہ قدرت والے بادشاہ کی سچی مجلس میں ہوگا۔(جہاں خاص مقربین کو اللہ تعالیٰ جگہ دے گا۔(۳) وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلا اس کا مقصود (کافروں سے) قتال کرنا اور خود شہادت پانا ہوتو ایسا شخص انتقال کرجائے یا اسے شہید کردیا جائے تو بروزِ قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی تلوار کھلی ہوگی، وہ اسے اپنے کندھے پر لٹکائے ہوگا جب کہ لوگ گھٹنے کے بل آرہے ہوں گے وہ لوگ کہہ رہے ہوں گے ہمارے لیے جگہ کشادہ نہیں کی جائے گی، حالانکہ ہم نے اپنی جان اور مال کو اللہ تعالیٰ کے لیے خرچ کردیا پھر ان کے لیے جگہ کشادہ کردی جائے گی یہاں تک کہ وہ عرش کے نیچے موجود نور کے منبروں تک آجائیں گے، اور اس پر بیٹھ کر دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ کیا جارہا ہے، یہ لوگ

۴۰۔ المصنّف لابن أبي شيبة، كتاب فضل الجهاد، ما ذكر من فضل الجهاد والحثّ عليه، برقم: ۱۹۳۵۰، ۲۰۷/۴

موت کا غم نہیں پائیں گے اور نہ برزخ میں قیام کریں گے اور نہ چنگھاڑ انہیں گھبراہٹ میں مبتلا کرے گی نہ انہیں حساب، میزان اور پل صراط کا خوف ہوگا، یہ دیکھتے ہوں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ کیا جارہا ہے، یہ لوگ جس چیز کا سوال کریں گے، انہیں عطا کردی جائے گی اور جس چیز کے بارے میں شفاعت کریں گے ان کی شفاعت کو قبول کرلیا جائے گا جو کچھ پسند کریں گے، جنت میں وہ سب انہیں عطا کردیا جائے گا، وہ جہاں پسند کریں گے جنت میں اس مقام پر اپنا ٹھکانہ بنائیں گے۔(۴۱)

۴۱۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے: بروزِ قیامت انہیں لایا جائے گا جن کے سینے ابھرے ہوئے ہوں گے، یہ مسلمانوں کے بچے ہوں گے، میدانِ محشر میں ان کا کھڑا رہنا دشوار ہوجائے گا تو وہ چیخنے چلانے لگیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبرائیل! انہیں میرے عرش کے سائے تلے کردو، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام انہیں عرش کے سائے میں کردیں گے۔(۴۲)

۴۲۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری شخص کا ایک بیٹا تھا جب وہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو اسے بھی اپنے ساتھ لاتا نبی پاک ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو، اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! جی ہاں! اللہ تعالیٰ آپ سے ایسی محبت فرمائے جیسا کہ میں اس سے کرتا ہوں کچھ عرصہ گزرا تھا کہ وہ بچہ فوت ہوگیا۔ تو نبی پاک ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تو اس پر راضی نہیں ہے، کہ تیرا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ سایۂ عرش تلے کھیلے؟ تو اس نے عرض کیا: کیوں نہیں۔(۴۳)

۴۳۔حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور بروزِ قیامت تم میں سے مجھ سے

۴۱۔ شعب الأيمان، الجهاد، برقم: ۳۹۵۰، ۱۱۵/۶

۴۲۔ الفردوس بمأثور الخطاب، باب الياء، برقم: ۸۷۵۹، ۴۶۲/۵

۴۳۔ مجمع الزوائد، كتاب الجنائز، باب فيمن مات له واحد، برقم: ۳۹۹۶، ۱۰/۳

سب سے زیادہ قریب مجلس اس کی ہوگی جو تم سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے، اور بے شک تم میں سے میرے نزدیک مبغوض ترین اور بروزِ قیامت باعتبارِ مجلس مجھ سے سب سے دور بطورِ تکلف باکثرت کلام کرنے والا اور اپنی بڑائی ظاہر کرنے والا اور بناوٹی فصاحت کے ساتھ گفتگو کرنے والا ہوگا عرض کیا گیا: متفیھقون کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والے۔(٤٤)

۴۴۔حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: بروزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ جو لوگوں میں مجھ پر باکثرت درود پڑھنے والا ہوگا اس کا ٹھکانہ لوگوں میں مجھ سے قریب تر ہوگا۔(٤٥)

۴۵۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جسے طلبِ علم کی حالت میں موت آئی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور نبیوں کے درمیان درجۂ نبوت ہی ہوگا۔(٤٦)

۴٦۔حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: مدنی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہجرت کرنے والوں کے لیے سونے کے منبر ہوں گے جن پر بروزِ قیامت انہیں بٹھایا جائے گا اس حال میں کہ انہیں قیامت کی گھبراہٹ سے امن دے دیا گیا ہوگا۔(٤٧)

۴۷۔حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: اندھیرے میں مسجد کی طرف چلنے والوں کو نور کے منبروں کی بشارت دو! لوگ

٤٤۔ سنن الترمذی، کتاب البرّ والصّلة، باب ما جاء فی معالی الأخلاق، برقم:٢٠١٨، ٣٧٠/٤

٤٥۔ السنن الکبری للبیھقی، کتاب الجمعة، باب مایؤمر به فی لیلة الجمعة ــ، برقم:٥٩٩٥، ٣٥٣/٣

٤٦۔ مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی فضل العالم و المتعلم، برقم:٥٠٤، ١٢٣/١

٤٧۔ المستدرك، کتاب معرفة الصّحابة، ذکر فضل المجاهدین، برقم:٦٩٦٥، ٨٦/٤

گھبراہٹ میں ہوں گے اور ان پر گھبراہٹ طاری نہ ہوگی۔(٤٨)

۴۸۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ انصاف کرنے والے بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے یہاں عرش کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں اور اپنے اہل خانہ کے بارے میں اور جن پر نگران ہوئے ان کے بارے میں عدل سے کام لیتے تھے۔(٤٩)

۴۹۔حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور لوگوں میں باعتبارِ مجلس اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب امام عادل ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے مبغوض ترین اور لوگوں میں باعتبارِ مجلس اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ظالم امام ہوگا۔(٥٠)

۵۰۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت فرمائے گا: میرے جلال کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا، یہ وہ دن ہے جس میں میرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں۔(٥١)

۵۱۔حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول

٤٨۔ المعجم الکبیر للطبرانی، باب الصّاد، صدی بن عجلان ابو أمامة، برقم:٧٦٣٣، ١٤٢/٨

٤٩۔ صحیح مسلم، کتاب الأمارة، باب فضیلة الأمام العادل ــ، ١٨۔(١٨٢٧)، ١٤٥٨/٣

٥٠۔ سنن الترمذی، کتاب الأحکام، باب ماجاء فی الأمام العادل، برقم:١٣٢٩، ٦٠٩/٣

٥١۔ صحیح مسلم، کتاب البرّ و الصّلة، باب فی فضل الحبّ فی اللّٰه، برقم:٣٧۔(٢٥٦٦)، ١٩٨٨/٤

اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سائے اور نور کے منبروں پر ہوں گے جس دن عرشِ الٰہی کے سائے کے علاوہ سایہ نہ ہوگا، انبیاء اور شہداء ان کی قدر و منزلت کی تحسین فرمائیں گا۔(۵۲)

۵۲۔حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس روز عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے اور ان پر کچھ گھبراہٹ طاری نہ ہوگی۔(۵۳)

۵۳۔حضرت سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء، انبیاء کرام اور شہداء ان کے ٹھکانوں پر اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے قرب کو دیکھ کر ان کی تحسین فرمائیں گے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ مختلف شہروں کے لوگ ہوں گے، جن کے درمیان کوئی قریبی رشتہ داری نہ ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہوں گے اور صف باندھتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت ان کے لیے رحمٰن کے عرش کے سامنے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے اور ان پر گھبراہٹ طاری نہیں ہوگی۔(۵۴)

۵۴۔حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت لوگوں کو اٹھائے گا ان کے چہرے پر نور ہوں گے، وہ موتی کے منبروں پر ہوں گے، لوگ ان پر رشک کرتے ہونگیں وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ عرض کیا گیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے، اللہ

۵۲۔ المسند للأمام أحمد ،تتمّة مسند الأنصار، برقم: ٢٢٠٦٤، ٣٨٤/٣٦

۵۳۔ المعجم الأوسط، باب الألف، من اسمه أحمد، برقم: ١٣٢٨، ٨٥/٢

۵۴۔ المعجم الكبير للطبراني، شهر بن حوشب عن أبي مالك الأشعريّ، برقم: ٣٤٣٣، ٢٩٠/٣

تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے، جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہو کر اسکا ذکر کرتے ہوں گے۔(۵۵)

۵۵۔حضرت سیدنا عمر بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے پیارے آقا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کے سیدھے یدِ قدرت کی جانب اور اسکے دونوں یدِ قدرت سیدھے ہیں کچھ مرد ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء، ان کے چہروں کی روشنی دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا دے گی۔ انبیاءِ کرام، اور شہداء ان کے ٹھکانوں پر اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے قرب کو دیکھ کر ان کی تحسین فرمائینگے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: مختلف قبائل سے جمع ہونے والے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر جمع ہوتے ہوں گے پاکیزہ کلمات کو اس طرح پسند کرتے ہوں گے جیسا کہ کھجور کھانے والا عمدہ کھجوروں کو پسند کرتا ہے۔(۵۶)

۵۶۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ (کی خاص مجلس) کے ہمنشین عرشِ الٰہی کے دائیں جانب ہونگیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہی یدِ سیدھے ہیں وہ نور کے منبروں پر ہوں گے ان کے چہرے نور نور ہوں گے، وہ نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء اور نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے۔(۵۷)

۵۷۔حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت نور کے

۵۵۔ مجمع الزّوائد، كتاب الأذكار، باب ما جاء في مجالس الذكر، برقم: ١٦٧٧١، ٧٧/١٠

۵۶۔ مجمع الزوائد، كتاب الأذكار، باب ما جاء في مجالس الذكر، برقم: ١٦٧٧١، ٧٧/١٠

۵۷۔ المعجم الكبير للطبراني، و ما أسند عبد الله بن عباس، برقم: ١٢٦٨٦، ١٣٤/١٢

منبروں پر بٹھائے گا، ان کے چہروں پر نور چھایا رہے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کا حساب لے لے گا۔(۵۸)

۵۸۔حضرت سیدنا ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دو شخص جو ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہوں گے، ان کے لئے کرسیاں رکھی جائیں گی جس پر انہیں بٹھایا جائے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ حساب فرما چکے گا۔(۵۹)

۵۹۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعًا روایت ہے: مدنی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر چاندی کے گنبد ہوں گے جو کہ موتیوں، یاقوت اور زمرد سے مزین ہوں گے اور علماء کو لایا جائے گا پھر انہیں ان منبروں پر بٹھایا جائے گا، پھر رحمٰن عزّ وجلّ کا منادی پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جنھوں نے وہ علم جس سے رضاءِ الٰہی طلب کی جاتی ہے اُمّت محمدی تک پہنچایا ہے؟ تم ان منبروں پر بیٹھ جاؤ! آج کے روز تم پر کچھ خوف نہیں حتی کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔(۶۰)

۶۰۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے بروزِ قیامت سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں خوف زدہ نہ کرے گی (۱) وہ شخص جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور لوگ اس سے راضی رہے۔(۲) وہ شخص جس نے ہر رات و دن میں پانچ بار اذان کہی (۳) وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کیا ہو۔(۶۱)

۵۸۔ المعجم الکبیر، ما أسند أبو أمامة صدی بن عجلان، برقم :۷۵۲۷، ۱۱۲/۸

۵۹۔ المعجم الکبیر، باب المیم، من اسمه معاذ، ما أسند أبو عبیدة بن الجرّاح، برقم:۵۲، ۳۶/۲۰

۶۰۔ حلیة الأولیاء، ذکر طوائف من جماهیر النّساك والعباد، ۲۵۴/۷

۶۱۔ سنن الترمذی، کتاب البرّ والصّلة، باب ماجاء فی فضل المملوك الصّالح، برقم:۱۹۸۶، ۳۵۵/۴

۶۱۔حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تین شخص بروز قیامت مُشکِ اَسوَد کے ٹیلوں پر ہوں گے انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ خوفزدہ نہ کرے گی اور نہ ان کا حساب ہوگا: (۱) وہ مرد جس نے رضاء الٰہی کی طلب میں قرآن پڑھا (۲) وہ شخص جس نے رضاءِ الٰہی اور ثواب الٰہی پانے کے لیے ہر رات دن میں پانچ بار اذان دی ہو (۳) وہ مرد جسے دنیا میں غلامی کے ذریعے آزمایا گیا تو اس غلامی نے اسے طلبِ آخرت سے غافل نہیں کیا۔(۶۲)

۶۲۔حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: آگاہ ہو جاؤ! بے شک آئمہ اور مؤذّن گھبراہٹ میں مبتلا نہ ہوں گے حالانکہ دیگر لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔(۶۳)

۶۳۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبیِ رحمت ﷺ نے فرمایا: بروزِ قیامت ضرور کچھ ایسے مَردوں کو لایا جائے گا جو نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء، اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے رتبے کو دیکھ کر انبیاءِ کرام اور شہداء ان کی تحسین فرمائیں گے وہ نور کے منبروں پر ہونگیں۔عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو لوگوں کا محبوب بناتے ہوں گے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہوں گے، اور زمین میں نصیحت کرنے کے لیے چلتے ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ﷺ وہ اللہ تعالیٰ کو لوگوں کا محبوب بناتے ہوں گے (یہ تو ہم نے سمجھ لیا) وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب کیسے بناتے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور انہیں برائیوں سے منع کرتے ہوں گے پس جب لوگ انکی اطاعت کرینگے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنا محبوب بنا لے گا۔(۶۴)

۶۲۔ شعب الإیمان، تعظیم القرآن، فصل فی إدمان تلاوة القرآن، برقم :۱۸۴۷، ۳۸۲/۳

۶۳۔ الترغیب والترهیب لقوام السّنّة، باب الألف، باب فی الترغیب فی الأذان، برقم:۲۶۴، ۱۹۶/۱

۶۴۔ الضعفاء الکبیر للعقیلی، باب الواو، واقد بن سلامة، ۳۳۱/۴

۶۴۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مختص کر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی ہے کہ وہ انہیں آگ میں عذاب نہ دے گا پس جب قیامت کا دن ہوگا انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کا شرف حاصل کرتے ہوں گے حالانکہ دیگر لوگ حساب میں ہوں گے۔(٦٥)

۶۵۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جو کسی مسلمان کی دُنیاوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکالیف میں سے اسکی تکلیف کو دور فرمائے گا۔ اور جو تنگ دست پر آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کو آسانی دے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔(٦٦)

۶۶۔حضرت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: جسے یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی تکالیف سے نجات عطا فرمائے، تو اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست کو سہولت دے یا بارِ قرض اس سے اتار دے۔(٦٧)

۶۷۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بھائی کو میٹھا لقمہ کھلائے گا اس سے میدانِ محشر کی کڑواہٹ کو دور کر دیا جائے گا۔(٦٨)

۶۸۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے: جس نے کسی

٦٥۔ لسان المیزان، حرف المیم، من اسمه محمّد، برقم: ١٣٥٧، ٥/٤١١

٦٦۔ صحیح مسلم، کتاب الذّکر والدّعاء ــ، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن ــ، برقم: ٣٨ـ(٢٦٩٩)، ٤/٢٠٧٤

٦٧۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل أنظار المعسر، برقم: ٣٢، (١٥٦٣) ٣/١١٩٦

٦٨۔ حلیة الأولیاء، فمن الطبقة الأولی من التابعین، ٣/٥٤

بھوکے کو سیراب کیا، یا برہنہ کو لباس پہنایا، یا کسی مسافر کو پناہ دی، اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ عطا فرمائے گا۔(٦٩)

۶۹۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: بلاشبہ بروز قیامت اس کی ہولناکیوں اور دہشتوں سے نجات پانے والا وہ شخص ہوگا، جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھنے والا ہوگا۔(٧٠)

۷۰۔احمدِ مجتبیٰ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مومن کی آنکھ ٹھنڈی کی، بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائے گا۔(٧١)

۷۱۔حضرت سیدنا حارث بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: کہا جاتا ہے جو بھی بندہ کسی مومنہ کو اس کے بچے کے بارے میں خوش کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے کو خوش کر دے گا۔(٧٢)

۷۲۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّد الرسل ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے اس چیز کے ساتھ ملاقات کی جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور اس سے ملاقات کا مقصد اسے اِس چیز کے ذریعے خوش کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز خوش کر دے گا۔(٧٣)

۷۳۔حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: قبر کی وحشت کو دور کرنے کے لیے اندھیری رات میں نماز پڑھو! یومِ حشر کی گرمی سے بچنے کے لیے دنیا میں روزے رکھو! اور سخت دن کے خوف کے پیشِ نظر صدقہ دیا کرو۔(٧٤)

٦٩۔ التذکرة بأحوال الموتی و أمور الآخرة، باب ما ینجی من أهوال یوم القیمة، ص:٥٩٦

٧٠۔ الفردوس بمأثور الخطاب، باب الیاء، ٨١٧٥، ٥/٢٧٧

٧١۔ الزّهد و الرّقائق لابن المبارک، باب ما جاء فی الشحّ، برقم: ٦٨٥، ص:٢٣٩

٧٢۔ الزّهد و الرّقائق لابن المبارک، باب النّیّة مع قلّة العمل ــ، ص:٢٤٨

٧٣۔ المعجم الصّغیر للطبرانی، باب الیاء، من اسمه یحیٰی، برقم: ١١٧٨، ٢/٢٨٨

٧٤۔ الزّهد لأحمد بن حنبل، زهد أبی ذرّ، برقم: ٨٠٣، ص:١٢٢

۷۴۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعًا روایت ہے: مؤذّنون کو لمبی گردنوں کے ذریعے بروز قیامت دیگر لوگوں پر فضیلت دی جائے گی۔(۷۵)

۷۵۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ صاحبِ معراج ﷺ نے فرمایا: (۱) بروزِ قیامت ہر آنکھ روتی ہوگی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کی طرف دیکھنے سے جھکی رہی (۲) وہ آنکھ جس نے راہِ خدا عزوجل میں پہرہ دیتے ہوئے رات جاگ کر گزاری (۳) وہ آنکھ جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر برابر آنسو نکلا ہو۔(۷۶)

۷۶۔حضرت سیدنا ابوجلد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالی کے نبی حضرت سیدنا داوٗد علیہ الصلوۃ والسلام کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کی گئی معروضات میں پڑھا: عرض کیا: اُس کی جزاء کیا ہے جو تیرے خوف سے روئے؟ ارشاد فرمایا: میں اس کی سانس کو جہنم کے سانس پر حرام کردوں گا اور اسے قیامت کی گھبراہٹ سے امن عطا فرماؤں گا۔(۷۷)

۷۷۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جو حَرَمین کے درمیان انتقال کرگیا، اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کا حشر امن والوں میں فرمائے گا اور اسے شہید اور شفاعت کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔(۷۸)

۷۸۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعًا روایت ہے: جس کا انتقال حَرَمین میں سے کسی ایک میں ہوا، بروزِ قیامت اسے امن والوں میں اٹھایا جائے گا۔اور جو

۷۵۔ الترغیب و الترھیب لقوام السنة، باب الألف، باب فی الترغیب فی الأذان، برقم: ٢٧٠، ١/١٩٩

۷۶۔ حلیة الأولیاء، فمن الطبقة الأولی من التابعین، ٣/١٦٣

۷۷۔ الزّھد و الرّقائق لابن المبارك، باب توبة داؤد وذکر الأنبیاء، برقم: ٤٧٧، ص ١٦٤

۷۸۔ الترغیب والترھیب لقوام السنة، باب الحاء، باب الترغیب فی الحجّ، فصل، برقم: ١٠٦١، ٢/١٨

ثواب کی نیت سے ہماری زیارت کو آیا بروزِ قیامت وہ ہمارے پڑوس میں ہوگا۔(۷۹)

۷۹۔حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر بروزِ قیامت نہ تو دو خوف جمع کروں گا اور نہ دو امن، جبکہ دنیا میں وہ مجھ سے امن میں ہوگا تو بروزِ قیامت میں اسے خوف میں مبتلا کروں گا اور جو دنیا میں مجھ سے خائف رہا ہوگا، میں بروزِ قیامت اسے امن عطا کروں گا۔(۸۰)

۸۰۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم ﷺ فرماتے سنا: جس نے کسی مسلمان کو خوفزدہ کیا، تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے روزِ قیامت کی گھبراہٹوں سے امن عطا نہ فرمائے۔(۸۱)

۸۱۔حضرت سیدنا ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے پیارے آقا ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے ماں اور اسکے بچے کے درمیان جدائی ڈالی، اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کے اور اس کے اَحِبّاء کے درمیان جدائی فرمادے گا۔(۸۲)

۸۲۔حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے جنتی لباس اُن مؤذّنوں کو پہنایا جائے گا جو ثواب کی نیت سے اذان دیتے ہیں۔(۸۳)

۸۳۔حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: زاہدین کے سوا تمام لوگوں کا حشر یوں ہوگا کہ وہ تمام ہی برہنہ ہوں گے۔(۸۴)

۷۹۔ شعب الإیمان، المناسك فضل الحجّ والعمرة، برقم: ٣٨٦١، ٦/٥٠

۸۰۔ مجمع الزّوائد، کتاب الزّھد، باب ذکر الموت، برقم: ١٨٢٠٠، ١٠/٣٠٨

۸۱۔ المعجم الأوسط، باب الألف، باب من اسمه ابراھیم، برقم: ٢٣٥٠، ٣/٢٤

۸۲۔ سنن الترمذی، أبواب البیوع، باب ماجاء فی کراھیة أن یفرق بین الاخوین--، برقم: ١٢٨٣، ٣/٥٧٢

۸۳۔ کنز العمّال، کتاب الصّلاة، الباب الخامس فی الجماعة وفضلها، فضل الأذان وأحکامه وآدابه، برقم: ٢٣٢٢٠، ٨/٣٥٢

۸۴۔ المجالسة و جواھر العلم، الجزء الخامس عشر، برقم: ٢١٢٣، ٥/٢٨٤

۸۴۔ حضرت سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور قرآن میں موجود احکام پر عمل کیا بروزِ قیامت اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی بہتر ہوگی اگر وہ دنیا کے گھروں میں تمہارے پاس ہوتا۔ تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے قرآن پڑھ کر اس کے مطابق عمل کیا (اسکی جزاء کیا ہوگی)۔(۸۵)

۸۵۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت صاحبِ قرآن آئے گا، تو قرآن کہے گا: اے میرے ربّ! اِسے جنتی لباس پہنا! اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا تاج پہنائے گا، قرآن دوبارہ کہے گا: اے میرے ربّ! اسے مزید عطا فرما! اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ قرآن پھر کہے گا: اے میرے ربّ! تو اس سے راضی ہو جا! اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے فرمایا جائے گا: تو قرآن پڑھ اور بلندی کی طرف چڑھ! اور ہر آیت کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بڑھایا جائے گا۔(۸۶)

۸۶۔ حضرت سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ بروزِ قیامت اسے کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔(۸۷)

۸۷۔ حضرت سیدنا ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایسی عورت کی تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو، اسے جنتی چادر

۸۵۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصّلاة، باب فی ثواب قرأة القرآن، برقم: ۱٤٥۳، ۲/۷۰
۸٦۔ سنن الترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب، برقم: ۲۹۱٥، ٥/۱۷۸
۸۷۔ سنن ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، برقم: ۱٦۰۱، ۱/٥۱۱

پہنائی جائے گی۔(۸۸)

۸۸۔ حضرت سیدنا ابن کریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جو کسی مصیبت زدہ مسلمان کی تعزیت کرے گا اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت تمام لوگوں کے سامنے اسے ایک چادر پہنائے گا جس کے سبب اس پر رشک کیا جاتا ہوگا۔(۸۹)

۸۹۔ حضرت سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کرتے ہوئے عمدہ لباس ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے بروزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا حتیٰ کہ اسے اختیار دے گا کہ ایمان کے حُلّوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔(۹۰)

۹۰ حضرت سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عیدین کی دونوں راتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بنیّتِ ثواب قیام کیا تو جس دن لوگوں کے دل مُردہ ہو جائیں گے، اس کا دل مُردہ نہ ہوگا۔(۹۱)

۹۱۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا عزوجل کا غبار اور جہنم کا دھواں مسلمان بندے کے پیٹ میں ہرگز جمع نہ ہوگا۔(۹۲)

۹۲۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے راہِ خدا عزوجل میں سفر کیا بروزِ قیامت اس راہ میں اسے پہنچنے والے غبار کی مثل اُس کیلئے مشک ہوگا۔(۹۳)

۸۸۔ سنن الترمذی، أبواب الجنائز، باب آخر فی فضل التعزیة، برقم: ۱۰۷٦، ۳/۳۷۹
۸۹۔ کنز العمّال، کتاب الموت ـ۔، الباب الثّالث، الفصل الرّابع فی تهیئة الطّعام لأهل البیت، برقم: ٤۲٦۲٤، ۱٥/٦٦۲
۹۰۔ سنن التّرمذی، أبواب صفة القیمة و الرقائق والورع، باب، برقم: ۲٤۸۱، ٤/٦٥۰
۹۱۔ سنن ابن ماجه، کتاب الصّیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، برقم: ۱۷۸۲، ۱/٥٦۷
۹۲۔ سنن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب الخروج فی النفیر، برقم: ۲۷۷٤، ۲/۹۲۷
۹۳۔ سنن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب الخروج فی النفیر، برقم: ۲۷۷٥، ۲/۹۲۷

پل صراط پر ثابت قدم رکھنے والے اعمال

۹۳۔حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: سرکارِ عالی وقار ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کو بھلائی پانے یا مشکل آسان کروانے کے لیے حاکم تک پہنچایا، اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت پل صراط عبور کرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جب کہ لوگوں کے قدم پھسلتے ہوں گے۔(۹۴)

۹۴۔حضرت سیدنا عبداللہ بن محیریز رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: سیدُ الانبیاء والمرسَلین ﷺ نے فرمایا: جو کسی ایسے کمزور کی حاجت حاکم تک پہنچائے جو خود حاکم تک اپنی حاجت پہنچانے کی طاقت نہ رکھتا ہو، تو بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اُسے اُس وقت ثابت قدمی عطا فرمائے گا جس دن قدم پھسلتے ہوں گے۔(۹۵)

۹۵۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں اچھی طرح صدقہ دیا، وہ پل صراط پار کرلے گا اور جس نے کسی بیوہ کی ضرورت پوری کی، اللہ تعالیٰ اس کے پسماندہ افراد کی ضرورتیں پوری فرمائے گا۔(۹۶)

۹۶۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو میری سنتیں سکھاؤ! اگرچہ یہ سکھانا انہیں ناگوار گزرے، اور اگر تم اسے محبوب جانتے ہو کہ پلک جھپکنے کی مقدار بھی تمہیں پل صراط پر نہ ٹھہرنا پڑے یہاں تک تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تو اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں اپنی رائے سے کوئی چیز بیان نہ کرو۔(۹۷)

٩٤۔ السّنن الكبرى للبيهقي، كتاب قتال أهل البغي، باب ما في الشّفاعة ۔۔ الخ، برقم:١٦٦٨٠، ٢٨٩/٨

٩٥۔ المعجم الكبير، برقم:١٣٦٤٦، ٤٥٣/١٢

٩٦۔ حلية الأولياء، ٢٢٠/٣

٩٧۔ التّذكرة، برقم:١٠٦٢، ٥٢/٢

۹۷۔حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے سنا: اُس دُنیادار کو جس نے دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوگی اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا مال اس کے رُوبرُو ہوگا، جب بھی پل صراط اسے لے کر ڈولے گا، اس کا مال اس سے کہے گا۔ تو گزرتا چل کہ بے شک تو نے میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کیا ہے۔ حضور پرنور ﷺ نے پھر فرمایا: پھر اس دنیادار کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کی تھی، اس کا مال اس کے دونوں کندھوں کے درمیان لدا ہوگا، جب بھی پل صراط اُسے لے کر حرکت کرے گا اس کا مال اس سے کہے گا: تو نے حقِ خدا ادا کیوں نہیں کیا؟ وہ مال اسی بات کی تکرار کرتا رہے گا حتی کہ وہ دنیادار آدمی ہلاکت اور موت کو پکارنے لگے گا۔(۹۸)

۹۸۔حضرت سیدنا وہب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیدنا داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: اے میرے ربّ! پل صراط سے سب سے زیادہ تیزی سے کون گزرے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو میرے حکم پر راضی رہتے ہیں اور جن کی زبانیں میرے ذکر سے تر رہتی ہیں۔(۹۹)

۹۹۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: بے شک ہمارے آگے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس پر ہلکے بوجھ والے ہی چڑھ سکیں گے۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ میں ہلکے بوجھ والوں میں ہوں، یا بھاری بوجھ والوں میں سے ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! حضور، سراپا نور ﷺ نے فرمایا: آئندہ کل کا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پرسوں کے لیے؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں! رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے پاس تین دن کا کھانا ہوتا، تو پھر تو بھاری بوجھ والوں

٩٨۔ جامع معمّر بن راشد، باب أصحاب الأموال، برقم: ٩٧/١١

٩٩۔ حلية الأولياء، فمن الطبقة الاولى من التابعين، ٤٥/٤

میں سے ہوتا۔(۱۰۰)

۱۰۰۔حضرت سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبیٔ رحمت ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو کسی منافق سے بچایا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ بھیجے گا جو بروزِ قیامت اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان پر کوئی الزام لگایا اور اس سے مقصود اسے بدنام کرنا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کے پُل پر روک رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات سے عہدہ برآں نہ ہوجائے۔(۱۰۱)

۱۰۱۔حضرت سیدنا سعید بن ابو ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ پل صراط بروزِ قیامت بعض لوگوں پر بال سے زیادہ باریک ہوگا جب کہ بعض پر پل صراط کشادہ وادی کی مثل ہوگا۔(۱۰۲)

۱۰۲۔حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس پر دنیا میں صراط (راستہ) تنگ تھا، آخرت میں اس کے لیے کشادہ ہوگا اور دنیا میں جس کے لیے صراط رستہ کشادہ تھا آخرت میں وہ اس کے لیے تنگ ہوگا۔(۱۰۳)

میزان کو بھاری کرنے والے اعمال

۱۰۳۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری ہیں اور رحمٰن عزّ وجل کو محبوب ہیں: سبحان اللّٰہ وبحمدہ ،سبحان اللّٰہ العظیم۔(۱۰٤)

۱۰۰۔ مجمع الزّوائد، کتاب الزّھد، باب فضل الفقراء، برقم:۱۷۹۱۲، ۲٦۳/۱۰

۱۰۱۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب من ردّ عن مسلم غیبة، برقم :٤۸۸۳، ۲۷۰/٤

۱۰۲۔ شعب الإیمان، باب حشر الناس بعد ما یبعثون ۔۔، فصل فی معنی قوله :تعرج الملائکة۔۔برقم :۳٦۱،۱/٥٦٥

۱۰۳۔ حلیة الأولیاء، ذکر طوائف من جماهیر النسّاك۔۔سهل بن عبد الله، ۱۹۷/۱۳

۱۰٤۔ صحیح البخاری،کتاب الدّعوات، باب فضل التّسبیح، برقم :٦٤۰٦، ۸٦/۸

۱۰٤۔حضرت سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: طہارت ایمان کا حصّہ ہے اور "الحمد للّٰہ" کہنا میزان کو بھر دے گا۔(۱۰٥)

۱۰٥۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: "سبحان اللّٰہ" کہنا نصف میزان کو اور "الحمد للّٰہ" کہنا پورے میزان کو بھر دے گا۔(۱۰٦)

۱۰٦۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ علیہ السّلام نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا اور فرمایا: میں تمہیں "لا إله إلا اللّٰه" پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کہ بلا شبہ ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے درمیان ہے، اگر ان کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں "لا إله إلا اللّٰه" کو رکھا جائے، تو "لا إله إلا اللّٰه" والا پلڑا بھاری ہوجائے گا۔(۱۰۷)

۱۰۷۔حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی عزّ وجل میں عرض کیا: اے میرے ربّ عزّ وجل! مجھے ایسی چیز سکھا کہ اس کے ساتھ میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا مانگوں! اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ: "لا إله إلّا اللّٰه" کہو! آپ علیہ السّلام نے عرض کیا: اے میرے ربّ عزّ وجل! یہ کلمہ تو تیرا بندہ کہتا ہے۔ ارشاد فرمایا: "لا إله إلّا اللّٰه" کہو! آپ علیہ السّلام نے عرض کیا: میں ایسی چیز چاہتا ہوں جس کے ساتھ تو مجھے خاص کر لے! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! ساتوں آسمان ایک پلڑے میں ہوں اور "لا إله إلّا اللّٰه" ایک پلڑے میں ہو، تو "لا إله إلّا اللّٰه" والا پلڑا بھاری ہوجائے

۱۰٥۔ صحیح مسلم،کتاب الطّهارة، باب فضل الوضوء، برقم :۲۲۳، ۲۰۳/۱

۱۰٦۔ سنن التّرمذی، کتاب الدّعوات، باب، برقم :۳٥۱۸، ٥۳٦/٥

۱۰۷۔ مجمع الزّوائد، کتاب الوصایا، باب وصیّة النّوح، برقم:۷۱۲٤، ۲۱۹/٤

گا۔(۱۰۸)

۱۰۸۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان کے نیچے ہے سب کو لایا جائے اور ان تمام چیزوں کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں "لا إله إلّا اللّٰه" کی گواہی کو رکھا جائے، تو "لا إله إلّا اللّٰه" کی گواہی والا پلڑا غالب آجائے گا۔(۱۰۹)

۱۰۹۔حضرت سیدنا ابن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے میری اُمّت کے ایک شخص کو پکارا جائے گا، پھر اُس کے لیے اعمال کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے، اُن میں سے ہر ایک دفتر حدِّ نگاہ تک وسیع ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اُس سے ارشاد فرمائے گا: کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے میرے ربّ عزّ وجل! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تجھ پر میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے میرے رب عزّ وجل! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھ پر اللہ تعالیٰ نے ظلم کیا؟ یہ سن کر وہ شخص ہیبت میں پڑ جائے گا اور عرض کرے گا: نہیں اے میرے ربّ عزّ وجل! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھ پہ کوئی ظلم نہ ہوگا، اُس کے لیے ایک پرچا نکالا جائے گا اس میں: "أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وأشهد أنّ محمّدا عبده و رسوله" لکھا ہوا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: ان دفتروں کے مقابلے میں یہ کاغذ کا پرچہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ کیا جائے گا، پھر ان اعمال کے دفاتر کو ایک پلڑے میں اور اس پرچے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا، پرچے والا پلڑا، ان دفاتر والے پلڑے پر غالب آجائے گا، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: بیشک تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا اور پرچے والا

۱۰۸۔ المستدرك، كتاب الدّعاء، برقم :۱۹۳۶، ۷۱۰/۱

۱۰۹۔ المعجم الكبير، باب العين، برقم :۱۳۰۲٤، ۲٥٤/۱۲

پلڑا بھاری ہوگیا اور اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔(۱۱۰)

۱۱۰۔حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میزان میں حسنِ اخلاق سے بڑھ کر کوئی شے بھاری نہیں ہوگی۔(۱۱۱)

۱۱۱۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص نے اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کیا ہوگا میں اس کے میزان کے پاس کھڑا ہوں گا، اگر اسکی تولیں بھاری ہوئیں تو صحیح ہے، ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔(۱۱۲)

۱۱۲۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ملاقات کی اور ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں دو ایسی خصلتوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں جو دیگر اعمال کے مقابلے میں پیٹھ پر بہت ہلکی اور میزان میں بہت بھاری ہیں؟ عرض کیا: کیوں نہیں! ارشاد فرمایا: تم پر حُسنِ اخلاق اور لمبی خاموشی اختیار کرنا لازم ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مخلوق اس کی مثل سے بڑھ کر کسی شے سے مزیّن و آراستہ نہیں ہوسکتی۔(۱۱۳)

۱۱۳۔حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے بندے کے میزان میں وہ مال وغیرہ رکھا جائے گا، جو اس نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہوگا۔(۱۱٤)

۱۱۴۔حضرت سیدنا حمّاد بن سلیمان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن ایک شخص آئے گا وہ اپنے عمل کو حقیر سمجھ رہا ہوگا، ابھی وہ اسی حالت میں ہوگا کہ بادلوں

۱۱۰۔ سنن الترمذی، کتاب الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت و هو يشهد۔۔، برقم: ۲٦۳۹، ۲٤/٥، ۲٥

۱۱۱۔ سنن أبی داؤد، كتاب الأدب، باب فی حسن الخلق، برقم :٤۷۹۹، ۲٥۳/٤

۱۱۲۔ حلية الأولياء، ذكر طوائف من جماهير النساك۔۔، ۳٥۳/٦

۱۱۳۔ شعب الإيمان، برقم :۸۰۰٦، ۲۳۹/٦

۱۱٤۔ مجمع الزّوائد، كتاب النّكاح، باب النّفقات، برقم:۷۷۰٦، ۳۲٥/٤

کی مثل کوئی چیز آ کر اسکے میزان میں آ گرے گی، پھر کہا جائے گا: یہ وہ بھلائی ہے جو تو لوگوں کوسکھایا کرتا تھا، تیرے مرنے کے بعد لوگوں نے اس پر عمل کیا، تو تجھے بھی اس کا اجر دیا گیا ہے۔(۱۱۵)

۱۱۵۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے، اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑے کو روک رکھا (کہ اس پر سوار ہو کر دشمنِ اسلام سے مقابلہ کرے گا) تو بیشک اس گھوڑے کا کھانا، پینا، اس کی لید اور پیشاب کو بروزِ قیامت بندے کے میزان میں رکھا جائے گا۔(۱۱۶)

۱۱۶۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو کسی جنازے کے پیچھے چلا، تو اس کے میزان میں احد پہاڑ کی مثل دو قیراط اجر رکھا جائے گا۔(۱۱۷)

۱۱۷۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: بیشک عرش کی کشادگی میں حضرت آدم علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کھڑے ہونے کی (خاص) جگہ ہوگی، آپ علیہ السلام کے جسمِ اطہر پر دو سبز لباس ہونگیں گویا کہ آپ علیہ السّلام (کا قد) کھجور کے لمبے درخت کی طرح ہوگا آپ علیہ السّلام ملاحظہ کر رہے ہوں گے کہ ان کی اولاد میں سے کسے جنت میں اور کسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ مناظر دیکھنے میں مصروف ہونگے کہ اچانک اُن کی نظر اُمّتِ محمد یہ علی صاحبھا الصّلوۃ والسّلام کے ایک شخص پر پڑے گی، جسے سوئے جہنم لے جایا جا رہا ہوگا حضرت آدم علیہ السّلام پکاریں گے: اے احمد! اے احمد! ﷺ، حضور پر نور ﷺ فرمائیں گے: ابوالبشر! میں حاضر ہوں، پھر حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: یہ شخص جسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے، آپ ﷺ کا اُمّتی ہے (حضور ﷺ فرماتے ہیں:) میں کمر باندھ

۱۱۵۔ الزّهد و الرّقائق، باب فضل ذكر الله، برقم:۱۳۸٤، ص:٤٨٦

۱۱٦۔ صحيح البخاری، كتاب الجهاد، برقم:۲۸۵۳، ٦/٦۷

۱۱۷۔ المعجم الكبير، برقم:۱۱۳٦۳، ۱۱/۱٦۱

کر تیزی سے فرشتوں کے پیچھے جاؤنگا اور کہوں گا: اے میرے ربّ عزّ وجلّ کے رُسُل! رک جاؤ! وہ عرض کرینگے: ہم سخت دل، سخت مزاج ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے دیے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جاتا ہے ہم وہی کرتے ہیں، پھر نبی پاک ﷺ اپنے بائیں ہاتھ سے ریشِ مبارک کو پکڑینگے اور عرش کی طرف چہرۂ اقدس بلند کر کے عرض کرینگے: اے میرے ربّ! تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو مجھے میری اُمّت کے بارے میں رُسوا نہ فرمائے گا، پھر عرش کے پاس سے ایک نداء آئے گی: محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بات مانو! اور اس بندے کو دوبارہ اس کے مقام کی طرف لے آؤ. پھر میں اپنی کمر کے پاس سے پَورے کے برابر ایک سفید کاغذ نکالوں گا اور اسے میزان کے دائیں پلڑے میں بسم اللہ کہہ کر ڈال دوں گا، تو اس کی نیکیاں برائیوں پر غالب آ جائیں گی اور پکار پڑے گی: بندہ خوش بخت ہو گیا، یہ بخت ور ہو گیا، اس کی تولیں بھاری ہوگئیں، پھر فرشتے اُسے جنت کی طرف لے جائیں گے، تو وہ کہے گا: اے فرشتوں! ٹھہرو! میں ان صاحب سے جو اپنے رب عزّ وجل کے یہاں معزّز ہیں، کچھ پوچھ لوں، پھر وہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا چہرہ کس قدر حسین اور آپ کے اخلاق کیا ہی خوب ہیں! حضور آپ کون ہیں؟ یقیناً آپ نے میری برائیوں کو کم کر دیا اور میری مصیبت میں مجھ پر رحم فرمایا، تو حضور پر نور، شافعِ یوم النّشور ﷺ جواباً فرمائیں گے: میں تمہارا نبی محمد ﷺ ہوں۔ اور یہ تیرا دُرود ہے جس نے تیرے پلّے کو بھاری کیا تجھے (آج) اس کی سخت حاجت تھی (اس لیے ہم نے اسے تیرے پلّہ میں ڈال دیا)۔(۱۱۸)

۱۱۸۔حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو بندۂ مومن بھی ان پر ہمیشگی کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور یہ دونوں بہت آسان اور عمل کرنے والے کے لیے قلیل ہیں، ہر نماز کے بعد دس بار "سبحان اللّٰه" پڑھا جائے اور دس بار "الحمد للّٰه" پڑھا جائے اور دس بار "اللّٰه أكبر" پڑھا جائے، تو زبان پر یہ ڈیڑھ سو

۱۱۸۔ البدور السّافرة، برقم:۹۵۹، ص:۳۲٤

کلمات ہیں اور میزان میں یہ پندرہ سو ہیں اور جب اپنے بستر پر پہنچے تو چونتیس بار "اللّٰہ أکبر"، تینتیس بار "الحمد للّٰہ"، اور تینتیس بار "سبحان اللّٰہ" کہے، یہ زبان پر سو اور میزان پر ہزار ہیں۔ اور تم میں سے کون ایک دن اور ایک رات میں پچیس سو نیکیاں کر سکتا ہے؟(۱۱۹)

۱۱۹۔ حضرت سیدنا ابو سلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واہ!، واہ! پانچ چیزیں میزان میں کتنی بھاری ہیں: (۱) لا إله إلّا اللّٰه (۲) اللّٰه اكبر (۳) سبحان اللّٰه (۴) الحمد للّٰه (۵) اور مسلمان کی نیک اولاد جو فوت ہو جائے اور وہ ثواب کی امید لئے صبر کرے۔(۱۲۰)

۱۲۰۔ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو اپنے نامۂ اعمال میں تھوڑے بھی استغفار پائے۔(۱۲۱)

۱۲۱۔ حضرت سیدنا ابو اُمامہ باھلی رضی اللہ تعالی عنہ نے تیس بار "الحمد للّٰہ"، تیس بار "سبحان اللّٰہ" اور تیس بار "اللّٰہ اکبر" پڑھا پھر فرمایا: یہ زبان پر آسان ہیں، میزان پر بھاری ہیں اور (عرش) رحمٰن کی طرف بلند ہونے والے ہیں۔(۱۲۲)

۱۲۲۔ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ محبوب ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کر دے، تو اسے نامہ اعمال میں باکثرت استغفار (درج کروانے) چاہیے۔(۱۲۳)

۱۲۳۔ حضرت سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن بندہ کے نامۂ اعمال میں ایک تسبیح کا ہونا، دنیا میں اس کے ساتھ سونے کے پہاڑوں

۱۱۹۔ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، برقم: ٥٠٦٥، ٣١٨/٤
۱۲۰۔ مسند امام أحمد بن حنبل، برقم:١٥٦٦٨، ٥٤١/٣
۱۲۱۔ البدور السّافرة، برقم:٩٦٦، ص:٣٢٦
۱۲۲۔ المعجم الكبير، برقم:٧٩٩٢، ٢٥٤/٨، ٢٥٥
۱۲۳۔ شعب الإيمان، برقم :٦٤٨، ٤٤٠/١، ٤٤١

کے چلنے سے بہتر ہے۔(۱۲۴)

۱۲۴۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ارشاد فرمایا: کھڑی ہو جاؤ! اور اپنی قربانی کے پاس موجود رہو کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی ہر گناہ بخشوا دیتا ہے، آگاہ رہو! بیشک یہ قربانی اپنے گوشت اور خون کے ساتھ آئی گی اور اسے ستر گنا بڑھا کہ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے سوال کیا: یا رسول اللہ! ﷺ یہ بالخصوص آلِ محمد ﷺ ہی کے لیے ہے؟ انہی کو اس بھلائی کے ساتھ مختص کیا گیا ہے؟ یا یہ سب مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ بالخصوص آلِ محمد ﷺ کے لیے اور بالعموم تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔(۱۲۵)

۱۲۵۔ حضرت سیدنا مسروق رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رَاہِب نے اپنے عبادت گاہ میں ساٹھ سال عبادت کی، ایک بار اس نے آسمان کی بلندی کی طرف دیکھا اور بولا: مجھے ابھی کوئی نظر نہیں آ رہا اگر میں یہاں سے نیچے اتر جاؤں، تو میں پانی بھی پی لوں گا اور وضو بھی کر لوں گا اور پھر اپنے مکان کی طرف لوٹ آؤنگا وہ نیچے اترا تو اس کے سامنے ایک عورت آ گئی اور اس نے خود کو اس کے سامنے برہنہ کر لیا وہ راہب اپنے آپ کو بدکاری سے باز نہ رکھ سکا، بدکاری کرنے کے بعد وہ پانی کے جوہڑ میں داخل ہو گیا اور غسل کرنے لگا اور اسی حالت میں اس پر موت کے آثار طاری ہو گئے، اسی اثناء میں اس کے پاس سے ایک فقیر گزرا، اس نے اشارے سے اپنی چادر میں رکھی روٹی لینے کا کہہ دیا، اس مسکین نے روٹی لے لی اور راہب کا انتقال ہو گیا، پھر اس کے ساٹھ سال کے اعمال کا وزن کیا گیا تو زنا کا گناہ ان اعمال پر غالب آ گیا، پھر صدقہ میں دی گئی روٹی پلڑے میں رکھی گئی، تو اس کے نیک اعمال کا پلڑہ بھاری ہو گیا اور اس کی بخشش کر دی گئی۔(۱۲۶)

۱۲۴۔ الزّهد والرّقائق لابن المبارك، باب ذكر رحمة اللّٰه، برقم: ٩٣١، ص:٣٢٧
۱۲۵۔ السّنن الكبرى، كتاب الضّحايا، برقم: ١٩١٦١، ٤٧٦/٩
۱۲۶۔ حلية الأولياء، ٦٩/٦

۱۲۶۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کرکے (اعضاءِ وضو کو) صاف کپڑے سے پونچھ لیا، تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ اور جس نے ایسا نہیں کیا تو وہ افضل (فعل کا مرتکب) ہے کیونکہ دیگر اعمال کے ساتھ قیامت کے دن عضو (کی رہ جانے والی تری) کو بھی تولا جائے گا۔(۱۲۷)

۱۲۷۔حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کے بعد اعضاءِ وضو کو رومال سے پونچھ لینا پسند نہیں تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: وضو کی تری کا بھی وزن کیا جائے گا۔(۱۲۸)

۱۲۸۔حضرت سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: تم اپنے خادم کے کام میں جو تخفیف کرو گے، تو قیامت کے دن اس کا اجر تمہارے لیے تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔(۱۲۹)

۱۲۹۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے رسولِ خدا ﷺ سے رمی جمار (شیطانوں کو کنکریاں مارنے) سے متعلق سوال کیا کہ ہمارے لیے اس میں کیا (اجر) ہے؟ ارشاد فرمایا: تو اس کا اجر اپنے رب عزّ وجل کے پاس (اس وقت) پائے گا، جب کہ تجھے اسکی سخت حاجت ہوگی۔(۱۳۰)

۱۳۰۔حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے راہِ خدا عزّ وجل میں ایک اُونٹنی دی، پھر میں نے اس کی نسل سے اونٹ خریدنے کا ارادہ کیا، میں نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا: تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ رکھو!

۱۲۷۔ کنز العمّال، کتاب الطّھارۃ، الفصل الثانی فی آداب الوضوء، آداب متفرقة من الإکمال، برقم:۲۶۱۳۹، ۹/۳۰۷

۱۲۸۔ مصنّف ابن أبی شیبة، کتاب الطّھارات، من کرہ المندیل، برقم:۱۵۹۵، ۱/۱۳۸

۱۲۹۔ صحیح ابن حبان، کتاب العتق، باب صحة الممالیك، ذکر کتبة اللّٰہ الأجر للمسلم، برقم:۴۳۱۴، ۱۰/۱۵۳

۱۳۰۔ المعجم الکبیر، برقم:۱۳۴۷۹، ۱۲/۴۰۱

حتّٰی کہ یہ قیامت کے دن اپنی تمام اولاد کے ساتھ تیرے پلڑے میں رکھی جائے گی۔(۱۳۱)

۱۳۱۔حضرت سیدنا ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بندے کے عمل کو لایا جائے گا، پھر اُسے قیامت کے دن میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا، وہ پلڑا ہلکا پڑے گا پھر بادلوں کی مثل کوئی چیز لائی جائے گی اور اس کے میزان کے پلڑے میں رکھ دی جائے گی، جس کے نتیجے میں اس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو جانتا ہے یہ کیا چیز ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، تو فرمایا جائے گا: یہ اُس علم کی فضیلت ہے جو تو لوگوں کو سکھایا کرتا تھا۔(۱۳۲)

۱۳۲۔حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہیدوں کے خون کو تولا جائے گا، تو علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون پر غالب آجائے گی۔(۱۳۳)

۱۳۳۔حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس کی تمام تر فکر دو جوف (یعنی پیٹ اور شرمگاہ) ہوں. قیامت کے دن اس کا پلڑا ہلکا ہوگا۔(۱۳۴)

۱۳۴۔حضرت سیدنا لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اُمّتِ محمدیہ ﷺ میزان میں تمام لوگوں سے زیادہ بھاری ہوگی ان کی زبانوں پر وہ کلمہ جاری ہے جو انہیں اپنے سے اگلوں پر بھاری کرنے والا ہے۔ اور وہ کلمہ "لا إله إلاّ اللّٰه" ہے۔(۱۳۵)

۱۳۵۔حضرت سیدنا بکیر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عورت کو (خواب میں) دیکھا، اسے میزان کے ایک پلڑے کے پاس لاکر اسے میزان میں

۱۳۱۔ المعجم الأوسط، برقم:۱۳۰۳، ۲/۱۶۴، ۱۶۵

۱۳۲۔ جامع بیان علمه وفضله، ص:۸۲

۱۳۳۔ کشف الخفاء، برقم:۳۲۸۱، ۲/۴۵۳

۱۳۴۔ الزّھد لابن المبارك، باب فی طلب الحلال، برقم:۶۱۲، ص:۲۱۷

۱۳۵۔ الدّرّ المنثور، ۳/۷۲

ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں اُحد پہاڑ کو رکھا گیا تو عورت والا پلڑا بھاری رہا، یہ سن کر لوگ بول اُٹھے: ہم نے ایسی چیز تو کبھی نہیں دیکھی، تو انہیں بتایا گیا کہ یہ وہ عورت ہے جس کے بارہ بچے فوت ہو گئے ،لیکن اس نے چیخ و پکار نہیں کی اور اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتی رہی۔(۱۳۶)

۱۳۶۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا پھر اُسے حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا، پھر صدقہ کرنے والے کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدوں کو لایا جائے گا اور ان کے لیے نہ تو میزان نصب کیا جائے گا اور نہ ہی اعمال کے دفتر کھولے جائینگے ،اوران پر خوب خوب اجر ڈالا جائے گا حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ حسنِ ثواب کو دیکھ کر اہلِ عافیت میدان محشر میں تمنا کرینگے کہ کاش ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔(۱۳۷)

۱۳۷۔حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب مصیبت زدوں کو ثواب عطا کیا جائے گا تو اہلِ عافیت تمنا کریں گے کہ کاش! ان کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔(۱۳۸)

۱۳۸۔حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: جب مصیبت کے مارے قیامت کے دن ملنے والے ثواب کو دیکھیں گے تو تمنا کرینگے: کاش! ان کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔(۱۳۹)

۱۳۶۔ البدور السّافرة، برقم :۹۸۲، ص:۳۲۸

۱۳۷۔ المعجم الكبير، برقم :۱۲۸۲۹، ۱۸۲/۱۲،۱۸۳

۱۳۸۔ سنن التّرمذی، کتاب الزهد، برقم :۲۴۰۲، ۶۰۳/۴

۱۳۹۔ المعجم الكبير، برقم :۸۷۷۷، ۱۵۵/۹

شفاعت دلانے والے اعمال

۱۳۹۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ بروزِ قیامت لوگوں میں سے آپ کی شفاعت پانے والا خوش بخت آدمی کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا: مجھے یقین تھا کہ اس بات کے بارے میں تم سے پہلے کوئی دوسرا مجھ سے سوال نہ کرے گا کہ میں نے تمہارا احادیث سننے کا شوق دیکھ رکھا ہے، بروزِ قیامت میری شفاعت پانے والا لوگوں میں سے خوش نصیب وہ ہوگا ،جس نے اپنے دل سے اخلاص کے ساتھ " لا إله إلّا اللّٰه " کہا ہوگا۔(۱۴۰)

۱۴۰۔حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اذان سنتے وقت یہ(دعا) پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ۔

یعنی، اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو ہمارے سردار محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما! اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز کر! جس کا تو نے انہیں وعدہ دیا ہے۔

تو بروزِ قیامت اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔(۱۴۱)

۱۴۱۔حضرت سیدنا عامر بن سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رحمتِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بھی مدینہ کی تکالیف اور مشقتوں کو برداشت کیا ہوگا، میں بروزِ قیامت اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔(۱۴۲)

۱۴۲۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: نبیِّ رحمت ﷺ نے

۱۴۰۔ صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی العلم، برقم :۹۹، ۳۱/۱

۱۴۱۔ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الدّعاء عند النّداء، برقم :۶۱۴، ۱۲۶/۱

۱۴۲۔ صحیح مسلم، کتاب الحجّ، باب فضل المدینة ــ، برقم :۴۵۹ ـ(۱۳۶۳) ۹۹۲/۲

ارشاد فرمایا: جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے، تو وہیں مرے کہ مدینے میں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔(١٤٣)

١٤٣ حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حَرَمین میں سے کسی ایک میں مرے گا، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔ اور وہ بروزِ قیامت امن والوں میں سے ہوگا۔(١٤٤)

١٤٤۔ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو صبح کے وقت یا شام کے وقت مجھ پر دس بار درود پڑھے گا، بروزِ قیامت میری شفاعت اسے پہنچے گی۔(١٤٥)

١٤٥۔ حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھا اور یوں عرض کیا:

اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

یعنی: اے اللہ! تو انہیں بروزِ قیامت قربت والے مقام میں اتار! تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔(١٤٦)

١٤٦۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔(١٤٧)

١٤٣۔ سنن التّرمذی، كتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل المدينة، برقم:٣٩١٧، ٧١٩/٥

١٤٤۔ المعجم الكبير للطبرانی، باب السين، برقم:٦١٠٤، ٢٠٤/٦

١٤٥۔ مجمع الزّوائد، كتاب الأذكار، باب ما يقول : اذا اٰوى الى فراشه، برقم:١٧٠٢٢، ١٢٠/١٠

١٤٦۔ مسند إمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، برقم:١٦٩٩١، ٢٠١/٢٨

١٤٧۔ سنن دار قطنی، كتاب الحجّ، باب المواقيت، برقم:٢٦٩٥، ٣٣٤/٣

جہنم سے بچانے والے اعمال

١٤٧۔ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے راہ خدا عزّ وجلّ میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت دور کردے گا۔(١٤٨)

١٤٨۔ حضرت سیدنا عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعًا روایت کرتے ہیں: جس نے اللہ عزّ وجلّ کی راہ میں ایک روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کردے گا جتنا ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک نفلی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کرے جتنا ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک نفلی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کرے گا جتنی زمین اور آسمان کے درمیان مسافت ہے۔(١٤٩)

١٤٩۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا سلمہ بن قیصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رضائے الٰہی عزوجل کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کردے گا جتنا کہ ایک کوّا اپنے بچپن سے اڑتے اڑتے بڑھاپے کی وجہ سے مرجانے تک (اپنے گھونسلے سے) دور ہو جاتا ہے۔(١٥٠)

١٥٠۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوتے سنا: جس نے راہ خدا عزوجل میں ایک دن سرحدِ اسلام کی نگرانی کی اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنادے گا، جن میں سے ہر ایک خندق

١٤٨۔ صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسّير، باب فضل الصّوم فی سبيل اللّٰه، برقم:٢٨٤٠، ٢٦/٤

١٤٩۔ المعجم الكبير للطبرانی، باب العين، ما أسند عتبة بن عبد، برقم:٢٩٥، ١١٩/١٧

١٥٠۔ المسند للأمام أحمد بن حنبل، مسند أبی هريرة، برقم:١٠٨٠٨، ٤٧١/١٦

ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے درمیانی فاصلہ جتنی ہوگی۔(۱۵۱)

۱۵۱۔حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا عزوجل میں جس کے قدم غبار آلود ہوں گے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کردے گا جتنا فاصلہ تیز رفتار گھڑسوار ایک ہزار سال میں طے کرتا ہے۔(۱۵۲)

۱۵۲۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کردیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ اسے سیراب کردیا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقوں کی مقدار دور فرمادے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔(۱۵۳)

۱۵۳۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر ثواب کی امید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت برابر دور کردیا جائے گا۔(۱۵۴)

۱۵۴۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: جس نے رضائے الٰہی پانے کے لئے ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بنادے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔(۱۵۵)

۱۵۱۔ المعجم الأوسط، باب العین، من اسمه عبد الملك، برقم: ۴۸۲۵، ۵/۱۱۱

۱۵۲۔ المسند للأمام أحمد بن حنبل، مسند القبائل، برقم :۴۵ /۴۹۵

۱۵۳۔ المستدرك علی الصحیحین، کتاب الأطعمة، برقم: ۷۱۷۲، ۴/۱۴۴

۱۵۴۔ سنن أبی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادة علی وضوء، برقم: ۳۰۹۷، ۳/۱۸۵

۱۵۵۔ المعجم الأوسط، باب المیم، من اسمه محمد، برقم: ۷۳۲۶، ۷/۲۲۰

جنت میں بلاحساب داخل کرانے والے اعمال

۱۵۵۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندوں کو حساب کیلئے کھڑا کیا جائے گا تو کچھ لوگ اپنی تلواریں اپنی گردنوں پر رکھیں آئیں گے جن سے خون ٹپکتا ہوگا، یہ لوگ جنت کے دروازے پر بھیڑ لگائیں گے۔ پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا جائے گا: یہ شہید ہیں جو زندہ تھے جنہیں رزق دیا جاتا تھا پھر ایک منادی پکارے گا: جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہو کھڑا ہو! اور جنت میں داخل ہو جائے! عرض کیا گیا: وہ کون ہیں جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ پھر منادی دوبارہ پکارے گا: جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہو وہ کھڑا ہو جائے! اور جنت میں داخل ہو جائے! کسی نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر کن لوگوں کا اجر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے درگزر کرنے والوں کا۔ پھر منادی تیسری بار پکارے گا: جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہو وہ کھڑا ہو کر جنت میں داخل ہو جائے! پس اتنے اتنے ہزار افراد کھڑے ہوں گے اور بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔(۱۵۶)

۱۵۶۔حضرت سیدتنا اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں: رسولِ انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا وہ داعی سب کے سب پکارنے والوں کو سنے گا اور سب کو دیکھ سکے گا، پھر ایک منادی کھڑا ہو کر پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو کشادگی اور تنگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کیا کرتے تھے؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے یہ تھوڑے ہوں گے، پس یہ لوگ بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائینگے۔ پھر منادی دوبارہ آئے گا اور پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کی کروٹیں بستروں سے جدا ہوا کرتی تھیں؟ پس وہ کھڑے ہوں گے یہ بھی تھوڑے ہوں گے، پھر یہ بھی بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائینگے۔ پھر منادی دوبارہ آکر پکارے گا: وہ لوگ

۱۵۶۔ المعجم الأوسط، باب الألف، من اسمه أحمد، برقم: ۱۹۹۸، ۲/۲۸۵

کہاں ہیں جنہیں کوئی تجارت، کوئی سودا، اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں کرتا تھا؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کی تعداد کم ہوگی پھر وہ بھی جنت میں بلا حساب و کتاب داخل ہو جائیں گے پھر تمام لوگ کھڑے ہوں گے اور ان کا حساب لیا جائے گا۔(۱۵۷)

۱۵۷۔حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: نبیِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو بروزِ قیامت جمع فرمائے گا تو ایک منادی پکارے گا: اہلِ فضل کہاں ہیں؟ لوگ کھڑے ہوں گے انکی تعداد تھوڑی ہوگی وہ تیزی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے، فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور کہیں گے: ہم تمہیں جنت کی طرف تیزی سے جاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں؟ تو وہ جواباً کہیں گے: ہم اہلِ فضل ہیں۔فرشتے دریافت کریں گے: تمہارا فضل کیا ہے؟ تو وہ کہیں گے: جب ہم پر ظلم کیا جاتا تو ہم صبر کرتے، جب ہمارے ساتھ کوئی برائی کی جاتی تو ہم معاف کر دیتے، اور جب ہم سے جاہلانہ سلوک برتا جاتا تو ہم حکیمانہ انداز اختیار کرتے۔اُن سے فرمایا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ۔پھر ایک منادی پکارے گا: اے صابرو! پھر لوگ کھڑے ہوں گے جنکی تعداد تھوڑی ہوگی وہ تیزی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے، فرشتے ان کا استقبال کریں گے، اور کہیں گے: ہم تمہیں تیزی سے جنت کی طرف جاتا دیکھ رہے ہیں، تم لوگ کون ہو؟ وہ جواباً کہیں گے: ہم اہلِ صبر ہیں، فرشتے دریافت کریں گے: تمہارے صبر کی حقیقت کیا تھی؟ وہ جواباً کہیں گے: ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے باز رہنے پر صبر کرتے تھے۔پھر اُن سے فرمایا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو عمل کرنے والوں کا اجر کیا ہی خوب ہے۔پھر ایک منادی پکارے گا: اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ لوگ کھڑے ہوں گے جنکی تعداد کم ہوگی وہ تیزی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور کہیں گے: ہم تمہیں تیزی سے جنت کی طرف جاتا دیکھ رہے ہیں، تم لوگ کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ

۱۵۷۔ الزّهد لهناد بن السّری، باب دخول الجنة، برقم: ۱۷۶، ۱/۱۳۴

تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے پر مہربانی کرتے، اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے پر خرچ کیا کرتے تھے۔ان سے فرمایا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے جنت میں داخل ہونے کے بعد حساب کتاب کے لیے میزان رکھے گا۔(۱۵۸)

۱۵۸۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بیمار عورت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ میرے حق میں دعا فرمادیں! حضور سراپا نور ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کروں کہ وہ تجھے شفا دے، اور اگر تو چاہے تو صبر اختیار کر لے اور تیرا کچھ حساب کتاب نہ ہو۔یہ سن کر اس نے عرض کیا: میں صبر کروں گی، مجھ سے کچھ حساب کتاب نہ لیا جائے۔(۱۵۹)

۱۵۹۔حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ انور ﷺ نے فرمایا: دین جانے کے بعد سب سے بڑی آزمائش جس میں بندے کو مبتلا کیا گیا ہے وہ بینائی کا جانا ہے پس جو صبر کرے حتٰی کہ صبر کرتا ہوا (انتقال کر جائے) اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پائے تو وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ وہ اس سے کچھ حساب کتاب نہیں لے گا۔(۱۶۰)

۱۶۰۔حضرت سیدنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا ﷺ میری بیماری کی حالت میں میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: یہ مرض تمہیں نقصان نہیں دے گا۔اس میں کچھ تکلیف ہے لیکن اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب میرے وصال کے بعد تم عمر پاؤ گے اور تمہاری بینائی جاتی رہے گی؟ حضرت زید بن اَرقم

۱۵۸۔ شعب الإیمان، حسن الخلق، فصل فی التجاوز والعفو وترك المكافأة، برقم: ۷۷۳۱، ۱۰/۴۲۲

۱۵۹۔ مسند البزار، مسند أبی حمزة أنس بن مالك، برقم: ۷۹۸۰، ۱۴/۳۲۳

۱۶۰۔ مسند البزّار، مسند جابر بن سمرة، برقم: ۴۳۴۲، ۱۰/۲۴۴

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں امیدِ اجر رکھتے ہوئے صبر سے کام لوں گا۔ارشاد فرمایا: تب تو تم بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوگے،نبیٔ کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا ہوئے۔(۱۶۱)

۱۶۱۔حضرت سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسولِ خدا ﷺ کو فرماتے سنا: جو اس راستے میں حج یا عمرے کے لیے نکلا اور راستے میں فوت ہو گیا، اس کا نامۂ اعمال اس پر پیش نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کچھ حساب کتاب ہوگا اس سے فرمایا جائے گا: جنت میں داخل ہوجاؤ! (۱۶۲)

۱۶۲۔حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: جو مکّہ جاتے ہوئے یا واپس پلٹتے ہوئے مکہ مکرمہ کے رستے میں فوت ہو گیا، اس کا نامہ اعمال اس پر پیش نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس سے کچھ حساب لیا جائے گا۔(۱۶۳)

۱۶۳۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں سوال کیا گیا: یارسول اللہ! ﷺ کیا کوئی ایسا شخص بھی جنت میں داخل ہوگا جو اپنے کپڑے کو دھوتا ہو، (دھوکر دوبارہ اسی کو پہن لیتا ہو) اس کے پاس دوسرا نیا کپڑا موجود نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ہر صبر کرنے والا رحم دل جنت میں داخل ہوگا۔(۱۶٤)

۱۶٤۔حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تین طرح کے لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے: (۱) وہ شخص اپنے کپڑے دھوتا ہو (دھوکر دوبارہ اسی کو پہن لیتا ہو) (۲) وہ شخص جس کے چولہے پر کبھی دو ہانڈیاں نہ چڑھتی ہوں (۳) جسے مشروب کی دعوت دی گئی اور اس سے اتنا بھی نہیں پوچھا

۱۶۱۔ مجمع الزّوائد، کتاب الجنائز، باب فیمن ذهب بصره، برقم: ۳۸٤٤، ۳۰۹/۲
۱۶۲۔ المعجم الأوسط، باب المیم، من اسمه محمّد، برقم: ۵۳۸۸، ۳۰۵/۵
۱۶۳۔ الترغیب والترهیب لقوام السنة، باب الترغیب فی الحجّ، فصل، برقم: ۱۰۶۳، ۱۸/۲
۱۶٤۔ الترغیب والترهیب لقوام السنة، باب الترغیب فی الحجّ، فصل، برقم: ۱۰۶۳، ۱۸/۲

گیا کہ دو میں سے کونسا مشروب چاہتے ہو؟(۱۶۵)

۱۶۵۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو ایک منادی عرش کے نیچے سے پکارے گا: اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ پھر لوگوں میں سے ایک گروہ اٹھے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: تم لوگ کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم تیری معرفت رکھنے والے ہیں، جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا فرمائی اور اس قابل بنایا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا پھر فرمائے گا: تم پر کچھ مؤاخذہ نہیں میری رحمت سے تم جنت میں داخل ہو جاؤ! احمد مجتبیٰ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے نجات عطا فرمائے گا۔(۱۶۶)

۱۶۶۔حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعًا روایت کرتے ہیں: طالبِ علم، فرمانبردار بیوی، اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی اولاد جنت میں بغیر حساب داخل ہوگی۔(۱۶۷)

۱۶۷۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبیٔ پاک ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ حساب کی شدّت سے وہ بھوکا شخص دوچار نہ ہوگا جس نے اجر کی امید کرتے ہوئے بھوک برداشت کی ہوگی۔(۱۶۸)

۱۶۵۔ التذکرة بأحوال الموتی و أمور الآخرة، باب فیمن یدخل الجنّة بغیر حساب، ص۸۲۶
۱۶۶۔ التذکرة بأحوال الموتی وأمور الآخرة، باب فیمن یدخل الجنة بغیر حساب، ص۸۲۶
۱۶۷۔ کنزالعمّال، حرف العین، کتاب العلم من قسم الاقوال، الباب الاوّل فی الترغیب فیه، برقم: ۲۸۸۲۸، ۱۶۰/۱۰
۱۶۸۔ کنزالعمّال، کتاب الشّمائل، من قسم الأفعال، باب شمائل الأخلاق، برقم: ۱۸۶۲۸، ۱۹۹/۷

۱۶۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ستر نیکیاں لکھتا ہے، پس وہ حاجت پوری ہو جائے تو حاجت روائی کرنے والا شخص گناہوں سے یوں نکل جائے گا جیسا کہ اس دن تھا جبکہ اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔ اور اگر حاجت روائی کے دوران وہ شخص فوت ہو جائے تو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوگا۔(۱۶۹)

۱۶۹۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کی وحی فرمائی، حضرت موسیٰ علیہ السلام جو پیغامِ الٰہی عزّ وجل لے کر آئے اس میں یہ بھی تھا: اے موسیٰ! دنیا سے بے رغبتی کرنے کی مثل عمل کرنے والوں نے میرے لیے کوئی عمل نہیں کیا، میری حرام کردہ چیزوں سے بچنے والوں کی مثل کسی تقرب پانے والے نے میرا قُرب نہیں پایا، اور میرے خوف کی وجہ سے رونے کی مثل کسی عبادت کرنے والے نے کوئی عبادت نہیں کی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے تمام مخلوق کے ربّ عزّ وجل! اے روزِ جزا کے مالک و مولیٰ! تو نے ان لوگوں کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں کے لیے میں نے جنت مباح کر دی ہے، وہ جنت میں جہاں چاہیں اپنا ٹھکانہ بنالیں، اور رہے میری حرام کردہ اشیاء سے بچنے والے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر شخص کو حساب کا خوف ہوگا سوائے ان لوگوں کے جو میری حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کرنے والے تھے، میں ان سے حیا کروں گا اور ان کی عزت افزائی اور اکرام کروں گا، اور انہیں بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرماؤں گا۔ اور رہے میرے خوف سے رونے والے تو ان لوگوں کے لیے رفیقِ

۱۶۹۔ مکارم الأخلاق للخرائطی، باب ما جاء فی اصطناع المعروف من الفضل، برقم:۹۳، ص:۴۹

اعلیٰ ہوگا جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا۔(۱۷۰)

۱۷۰۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے حضرت جبریل علیہ السّلام سے اس آیت مبارکہ:

﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ﴾ (۱۷۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائینگے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے۔

کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کون لوگ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ بیہوش کرنا نہ چاہے گا؟ عرض کیا: وہ شہداء ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ اپنی تلواریں اٹھائے عرش کے گرداگرد ہوں گے، فرشتے میدانِ حشر میں ان کے پاس یاقوت کی عمدہ اونٹنیاں لیکر آئیں گے، جن کی لگامیں سفید موتی کی ہونگیں اور کجاوے سونے کے ہوں گے اور ان کی لگامیں باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گے اور اس کا قالین ریشم سے زیادہ نرم و ملائم ہوگا، جہاں آدمیوں کی نگاہ پہنچے گی وہاں اس اونٹنی کا قدم پڑے گا، شہداء جنت میں گھوڑوں پر سوار سیر کرتے ہوں گے طویل تفریح کے وقت وہ کہیں گے: ہمیں ہمارے ربّ عزّ وجل کی بارگاہ میں لے چلو کہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنی مخلوق کے درمیان کیسے فیصلہ فرماتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کی طرف ضحک فرمائے گا اور میدان محشر میں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف ضحک فرمائے گا، تو اس کا حساب کتاب نہ لے گا۔(۱۷۲)

۱۷۱۔ حضرت سیدنا نعیم بن ہمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رسولِ خدا ﷺ سے استفسار کیا: کون سا شہید افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ کہ اگر صف میں اس کا دشمن سے مقابلہ ہو تو اپنے چہروں کو نہ پھیریں حتّٰی کہ شہید کر دیئے جائیں، یہی وہ لوگ

۱۷۰۔ شعب الإیمان، الزھد و قصر الأمل، برقم:۱۰۰۴۷، ۱۳/۱۱۸

۱۷۱۔ الزّمر:۳۹/۶۸

۱۷۲۔ صفة الجنّة لابن ابی الدنیا، باب تزاور أھل الجنّة، برقم:۲۴۵، ص:۱۷۹

ہیں جو جنت کے عالیشان بالا خانوں میں چلتے ہوں گے اور ان کا ربّ عزّ وجل ان کی طرف ہنسی فرمائے گا اور جب تمہارا رب عزّ وجل دنیا میں کسی پر ہنسی (جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے) فرمائے تو وہ (آخرت میں) اس کا کچھ حساب نہ لے گا۔(۱۷۳)

۱۷۲۔حضرت سیدنا ابن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تین افراد جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے (وہ یہ ہیں) فقراء مہاجرین جن کے سبب ناگوار و ناپسندیدہ امور سے بچا جاتا ہے، جب انہیں حکم دیا جاتا ہے تو وہ اسے سنتے اور اسکی اطاعت کرتے ہیں اور اگر ان میں سے کسی شخص کی سلطان کے پاس کوئی حاجت ہو تو وہ پوری نہ کی جائے حتّٰی کہ اس کا انتقال اس حالت میں ہو کہ وہ حاجت اس کے سینے ہی میں موجود ہو بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کو بلائے گا تو وہ اپنی آرائش اور زینت کیساتھ آئے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری راہ میں قِتال کیا اور شہید کئے گئے، ستائے گئے اور میری راہ میں جہاد کیا؟ (وہ حاضر ہوں گے فرمائے گا:) تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ! پھر وہ بلا حساب کتاب اور بلا عذاب جنت میں داخل ہو جائینگے، فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اس کے حضور سجدہ کریں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ عزّ وجل! ہم تیری دن رات تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں جنہیں تو نے ہم پر ترجیح دی ہے؟ اللہ عزّ وجل فرمائے گا: یہ وہ بندے ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا اور جنہیں میری راہ میں ستایا گیا پھر فرشتے ہر دروازے سے ان پر داخل ہوں گے اور کہیں گے: تم پر سلام ہو بدلہ تمہارے صبر کا، تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔(۱۷۴)

۱۷۳۔حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں: پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بچے کی پرورش کی حتّٰی کہ وہ ”لَا اِلٰـہ اِلَّا اللّٰہ“ کہے، تو اللہ تعالیٰ

۱۷۳۔ المسند للأمام احمد بن حنبل، تتمّة مسند الأنصار، برقم :۲۲٤۷٦، ۱٤٤/۳۷

۱۷٤۔ المعجم الكبير، باب العين، من اسمه عبد الله، برقم :۱٥۲، ٦۱/۱۳

اس تربیت کرنے والے کا حساب نہیں لے گا۔(۱۷۵)

۱۷۴۔حضرت سیدنا عطاء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدُ الرُّسل ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان مرد یا عورت شبِ جمعہ یا روزِ جمعہ میں مر جائے، تو اسے عذابِ قبر سے، اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا، اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے کچھ حساب نہ لے گا، اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے جو کہ اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ یا فرمایا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہو گی۔(۱۷٦)

۱۷۵۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبیِّ پاک ﷺ نے فرمایا: جب کہ تو صبح و شام اس حالت میں کرنے کی طاقت رکھتا ہو کہ تیرے دل میں کسی کے لیے کھوٹ نہ ہو، تو ایسا کر گزر کہ بلا شبہ یہ عمل تجھ پر حساب کو بہت آسان کر دے گا۔(۱۷۷)

۱۷٦۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: نبیِّ پاک ﷺ نے فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔(۱۷۸)

۱۷۷۔حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: جس بندہ نے کسی مومن کا پردہ رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کا پردہ رکھے گا۔(۱۷۹)

۱۷۸۔حضرت سیدنا ابو جعفر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبیِّ کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی زبان لوگوں کی عزتیں پامال کرنے سے روک رکھی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی برائیاں اتار دے گا۔(۱۸۰)

۱۷۵۔ المعجم الأوسط، باب العين، من اسمه عبد الكبير، برقم :٤۸٦٥، ۱۲۹/٥

۱۷٦۔ سنن التّرمذی، کتاب الجنائز، برقم :۱۰۷٤، ۳۷۷/۳

۱۷۷۔ البدور السّافرة، برقم :۸٥۰، ص:۲۹۷

۱۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب الذّکر والدّعاء، برقم:۲٦۹۹، ۲۰۷٤/٤

۱۷۹۔ التاريخ الكبير للبخاری، باب الثّاء، ثابت بن أبی صفية، برقم :۲۰۷٥، ۲۱٦٥/۲

۱۸۰۔ كنز العمّال، الباب الاوّل فی الأخلاق والأفعال المحمودة ـــ ، الفصل الثّانی فی تعديد الأخلاق، برقم :٦۹۰۲، ۳٥٤/۳

۱۷۹۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمان کے ساتھ اِقالہ کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی برائیاں اتار دے گا۔(۱۸۱)

جنت میں گھر دلانے والے اعمال

۱۸۰۔ حضرت سیدنا عثمان بن عَفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبیِ پاک، صاحبِ لولاک ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی اور وہ تعمیرِ مسجد سے رضا الٰہی کا طالب تھا، تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لیے جنت میں ایک عظیم الشان گھر بنائے گا۔(۱۸۲)

۱۸۱۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوشخص چاشت کی بارہ رکعت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے سونے کا ایک عالیشان محل بنائے گا۔(۱۸۳)

۱۸۲۔ حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفٰی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی چار رکعت پڑھے اور اولیٰ سے قبل (نمازِ ظہر سے قبل) چار رکعت پڑھے، تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا۔(۱۸٤)

۱۸۳۔ حضرت سیدتنا اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی پاک ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو دن یا رات میں بارہ رکعت نماز پڑھے گا، اللہ تعالیٰ ان رکعتوں کے سبب اس کے لیے جنت میں عظیم الشان گھر بنائے گا۔(۱۸۵)

۱۸۱۔ سنن أبی داؤد، کتاب البیوع، برقم: ۳٤٦۰، ۲۷۲/۳

۱۸۲۔ صحیح البخاری، کتاب الصّلاۃ، برقم: ٤٥۰، ٦٤٨/۱

۱۸۳۔ سنن الترمذی، کتاب الصّلاۃ، برقم: ٤۷۳، ۳۳۷/۲۔۳۳۸

۱۸٤۔ مجمع الزّوائد، ۲٤۱/۲

۱۸۵۔ صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، برقم: ۷۲۸، ٥۰۳/۱

۱۸٤۔ حضرت سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رحمتِ کونین ﷺ نے فرمایا: جو بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک عالیشان گھر بنائے گا۔(۱۸٦)

۱۸۵۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: سرکارِ نامدار ﷺ نے فرمایا: جو مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعتیں پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں عالیشان گھر بنائے گا۔(۱۸۷)

۱۸٦۔ حضرت سیدنا عبدالکریم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبیِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مغرب اور عشاء کے مابین دس رکعت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک محل بنائے گا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب تو ہمارے محل کثیر ہو جائیں گے۔ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا فضل بہت زائد اور بہت افضل ہے۔(۱۸۸)

۱۸۷۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: مصطفٰی کریم ﷺ نے فرمایا: جوشخص بازار میں داخل ہو، تو یہ پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی

۱۸٦۔ المعجم الکبیر، برقم: ۷۹۸۱، ۲٥۰/۸۔۲٥۱

۱۸۷۔ سنن ابن ماجۃ، برقم: ۱۳۷۳، ٤۳۷/۱

۱۸۸۔ الجامع الصّغیر، ۱۷۲/۲

کے ہاتھ میں خیر ہے اور اس کی طرف پلٹنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(۱۸۹)

۱۸۸۔حضرت سیدتنا اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: جو عصر سے پہلے چار رکعت پابندی سے پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(۱۹۰)

۱۸۹۔حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ خاموشی اور سکوت کی حالت میں رکھا (یعنی، فضول گوئی نہیں کی)، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا (یا فرمایا:) سبز زبرجد کا گھر بنائے گا۔(۱۹۱)

۱۹۰۔حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا: مکی مدنی سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کس نے بحالتِ روزہ صبح کی ہے؟ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نے مدینے کے سلطان ﷺ نے پھر دریافت کیا: تم میں سے کس نے جنازہ میں شرکت کی ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نے نبیِ پاک ﷺ سے پھر استفسار فرمایا: تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: میں نے نبیِ کریم ﷺ نے پھر پوچھا: تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نے حضور پُرنُور، شافع یوم النُّشُور ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی، اُس کے لیے جنت میں عظیم الشان گھر بنایا

۱۸۹۔ سنن التّرمذی، کتاب الدّعوات، برقم:۳٤۲۸، ٥/٤۹۱

۱۹۰۔ مجمع الزوائد، ۲/۲۲٥

۱۹۱۔ مجمع الزوائد، ۳/۱٤٦

جائے گا۔(۱۹۲)

۱۹۱۔حضرت حکیم بن محمد اَخمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جنت کی بناء وتعمیر ذکرُ اللہ سے ہوتی ہے، جب لوگ ذکر سے رُک جاتے ہیں تو وہ جنت کی تعمیر سے رک جاتے ہیں۔(۱۹۳)

۱۹۲۔حضرت سیدنا محمد بن نضر حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی عمل کرنے والا ایسا نہیں ہے جو دنیا میں اللہ کے لیے عمل کرتا ہو مگر یہ کہ اس کے لیے ایسے افراد ہیں جو اس کے بلند درجات کے بارے میں عمل کرتے ہیں جب وہ بندہ عمل سے رک جاتا ہے تو وہ بھی رک جاتے ہیں، تو ان سے کہا جاتا ہے: تمہیں کیا ہوا؟ تم کیوں رک گئے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں: ہمارا ساتھی سست پڑ گیا۔(۱۹٤)

۱۹۳۔حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبیِ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندے کا بیٹا انتقال کر جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی؟ تو وہ بارگاہِ ربّ العباد میں عرض کرتے ہیں: ہاں! وہ ارشاد فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کر لیا؟ تو وہ عرض گزار ہوتے ہیں: ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد کی اور "إِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں عظیم الشان گھر بناؤ! اور اس کا نام "بیتُ الحمد" رکھو!(۱۹٥)

۱۹٤۔حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبیِ کریم ﷺ نے

۱۹۲۔ مسند البزار، برقم:۱۰۲٤، ۱/٤۸۹

۱۹۳۔ التذکرة بأحوال الموتیٰ و أمور الآخرة، باب ما جاء أنّ الذّکر نفقة بناء الجنة، ص:۱۰۰٥

۱۹٤۔ حلیة الأولیاء، ۸/۲۲۲

۱۹٥۔ سنن التّرمذی، کتاب الجنائز، برقم:۱۰۲۱، ۳/۳۳۲

فرمایا: جو دس مرتبہ "**قل ھو اللّٰہ أحد**" پڑھے گا، اس کے لیے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا اور جو بیس بار پڑھے گا تو اس کے لیے دو محل بنائے جائیں گے اور جو اس کی تلاوت تیس بار کرے گا تو اس کے لیے جنت میں تین محل بنا دیئے جائیں گے یہ سن کر حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ خدا کی قسم! یوں تو ہمارے کئی محلات ہو جائیں گے۔ تو نبیٔ رحمت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فضل اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔(۱۹۶)

۱۹۵۔ حضرت سیدنا فُضالۃ بن عُبَید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کو فرماتے سنا: جو مجھ پر ایمان لائے اور اطاعت کرے اور راہِ خدا میں جہاد کرے، میں اسے جنت کے گرد ایک گھر کی، اور جنت کے درمیان ایک گھر کی اور جنت کے بلند بالا خانوں میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔(۱۹۷)

۱۹۶۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: سیدُ المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صف کے خلاء کو پُر کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے سبب جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔(۱۹۸)

۱۹۷۔ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بقدرِ کفایت رزق پر صبرِ جمیل کرے، اللہ اسے فردوس میں جہاں وہ چاہے گا سکونت عطا کرے گا۔(۱۹۹)

۱۹۸۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: نبیٔ رحمت ﷺ نے فرمایا: جو باطل پر ہونے کی حالت میں جھگڑا چھوڑ دے، میں اس کے لیے جنت کے گرد گھر

۱۹۶۔ سنن الدارمی، فضائل القرآن، برقم:۳۴۲۹، ۲/۵۵۱۔۵۵۲

۱۹۷۔ سنن النّسائی، کتاب الجهاد، ۶/۱۸

۱۹۸۔ المعجم الأوسط، باب المیم، من اسمه محمّد، برقم:۵۷۹۷، ۶/۶۱

۱۹۹۔ المعجم الصغیر، ۲/۱۰۸

کا اور جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑے، اس کے لیے جنت کے بیچ میں گھر کا اور جو مذاق کی حالت میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے، اس کے لیے جنت کے بیچ میں گھر کا اور جس کا دل اچھا اور پاکیزہ ہو اس کے لیے اعلیٰ جنت میں گھر کا ضامن ہوں۔(۲۰۰)

۱۹۹۔ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی مومن بندہ رمضان کی کسی بھی رات میں نماز پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدے کے بدلے میں پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک گھر بناتا ہے۔(۲۰۱)

۲۰۰۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: مصطفیٰ کریم ﷺ نے فرمایا: جو قبر کھودے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(۲۰۲)

۲۰۰۔ المعجم الأوسط، باب الالف، من اسمه أحمد، برقم: ۸۷۸، ۱/۲۶۹

۲۰۱۔ شعب الایمان، برقم: ۳۶۳۵، ۳/۳۱۴

۲۰۲۔ مجمع الزّوائد، ۳/۲۳۔۲۴

مآخذ ومراجع

(١) البدور السّافرة فی احوال الآخرة لعبد الرحمن بن أبی بکر جلال الدّین السّیوطی المتوفّی :٩١١هـ ـ الناشر:المکتبة الحقّانیة ،ملتان ، باکستان

(٢) بستان الواعظین وریاض السّامعین لجمال الدّین أبی الفرج عبد الرّحمن بن علی بن محمّد الجوزی المتوفّی:٥٩٧هـ ـ بتحقیق أیمن البحیری، الناشر:مؤسّسة الکتب الثّقافیة، بیروت

(٣) التاریخ الکبیر للامام محمّد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرة البخاری، أبو عبد اللّٰه المتوفّی :٢٥٦هـ المطبوعة:دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آباد، الدکن

(٤) التذکرة بأحوال الموتی وأمور الآخرة لأبی عبد اللّٰه محمّد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدّین القرطبی المتوفّی:٦٧١هـ بتحقیق ودراسة :بتحقیق الدّکتور الصّادق بن محمد بن إبراهیم ،الناشر :مکتبة دار المنهاج للنشر والتوزیع، الریاض ـ الطبعة الأولی:١٤٥٢هـ

(٥) الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذلك لأبی حفص عمر بن أحمد بن عثمان بن أحمد بن محمّد بن أیّوب بن أزداذ البغدادی المعروف بـ ابن شاهین المتوفّی :٨٥ـ بتحقیق محمّد حسن محمّد حسن إسماعیل ،الناشر :دار الکتب العلمیة، بیروت ،الطبعة الأولی: ١٤٢٤هـ ـ ٢٠٠٤م

(٦) الترغیب والترهیب لإسماعیل بن محمّد بن الفضل بن علی القرشی الطلیحی التّیمی الأصبهانی، أبی القاسم، الملقب بقوام السنة المتوفّی :٥٣٥هـ ـ بتحقیق أیمن بن صالح بن شعبان،الناشر:دار الحدیث ،القاهرة ،الطبعة الأولی:١٤١٤هـ ـ ١٩٩٣م

(٧) الجامع معمر بن راشد :للمعمر بن أبی عمرو راشد الأزدی مولاهم، أبی عروة

البصری، نزیل الیمن المتوفّی :١٥٣هـ، بتحقیق حبیب الرّحمن الأعظمی ،الناشر: المجلس العلمیّ بباکستان

(٨) جامع بیان العلم وفضله لأبی عمر یوسف بن عبد اللّٰه بن محمّد بن عبد البرّ بن عاصم النّمری القرطبی المتوفّی:٤٦٣هـ بتحقیق أبی الأشبال الزهیری الناشر :دار ابن الجوزی ، المملّکة العربیة السعودیة الطبعةالأولی:١٤١٤ـ ١٩٩٤م

(٩) حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء لأبی نعیم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد بن إسحاق بن موسٰی بن مهران الأصبهانی المتوفّی :٤٣٠هـ الناشر: السعادة، بجوار محافظة مصر، ١٣٩٤ هـ ـ ١٩٧٤م

(١٠) الزّهد والرّقائق لابن المبارك (یلیه مَا رَوَاهُ نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ فِی نُسْخَتِهِ زَائِدًا عَلَی مَا رَوَاهُ الْمَرْوَزِیّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِی کِتَابِ الزُّهْدِ :لأبی عبد الرحمن عبد اللّٰه بن المبارك

(١١) الزهد لأبی عبد اللّٰه أحمد بن محمّد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی المتوفّی: ٢٤١هـ الناشر :دار الکتب العلمیّة، بیروت، لبنان الطبعة الأولی:١٤٢٠هـ

(١٢) الزهد لأبی السَّرِی هَنَّاد بن السَّرِی بن مصعب بن أبی بکر بن شبر بن صعفوق بن عمرو بن زرارة بن عدس بن زید التمیمی الدارمی الکوفی المتوفّی :٢٤٣هـ بتحقیق عبد الرّحمن عبد الجبار الفریوائی،الناشر:دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، الکویت،الطبعة الأولی:١٤٠٦هـ

(١٣) الدّرّ المنثور لعبد الرّحمن بن أبی بکر جلال الدّین السّیوطی المتوفّی :٩١١هـ، الناشر:دار الفکر، بیروت

(١٤) سنن ابن ماجة للامام أبی عبداللّٰه محمّد بن یزید القزوینی المتوفّی :٢٥٧هـ بتحقیق محمّد فؤاد عبد الباقی، الناشر:دار أحیاء الکتب العربیّة ،بیروت

(١٥) سنن الترمذی للامام محمّد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضّحّاك، الترمذی، أبو عیسی المتوفّی :٢٧٩هـ، بتحقیق أحمد محمد شاکر، ومحمّد فؤاد عبد

الباقی،وإبراهیم عطوة عوض المدرّس فی الأزهر الشریف ،الناشر :شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی، مصر، الطبعة الثانیة:١٣٩٥هـ ١٩٧٥م

(١٦) سنن النّسائی لأبی عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النّسائی المتوفی :٣٠٣هـ، بتحقیق عبد الفتّاح أبو غدة ،الناشر :مکتب المطبوعات الإسلامیة -حلب الطبعة الثانیة:١٩٨٦ـ١٤٠٦هـ

(١٧) سنن أبی داود لأبی داؤد سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِستانی المتوفّی:٢٧٥هـ، بتحقیق محمّد محیی الدّین عبد الحمید،الناشر :المکتبة العصریة، صیدا، بیروت

(١٨) السّنن الکبری لأبی عبد الرّحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النّسائی المتوفّی :٣٠٣هـ، بتحقیق حسن عبد المنعم شلبی الناشر:مؤسسة الرسالة ، بیروت، الطبعة الأولی:١٤٢١هـ ٢٠٠١م

(١٩) سنن الدارقطنی لأبی الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی المتوفّی :٣٨٥هـ، بتحقیق شعیب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبی، عبد اللطیف حرز اللّٰه، أحمد برهوم، الناشر:مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، الطبعة الأولی:١٤٢٤هـ ـ ٢٠٠٤م

(٢٠) السنن الکبری لأحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی أبو بکر البیهقی المتوفّی :٤٥٨هـ بتحقیق :محمد عبد القادر عطا ،الناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، الطبعة الثالثة :١٤٢٤هـ ٢٠٠٣م

(٢١) شعب الإیمان لأحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیهقی المتوفی :٤٥٨ھ بتحقیق الدّکتور عبد العلی عبد الحمید حامد، الناشر :مکتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیة ببومبای بالهند، الطبعة الأولی :١٤٢٣هـ ٢٠٠٣م

(٢٢) صفة الجنّة لأبی بکر عبد اللّٰه بن محمّد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادی

الأموی القرشی المعروف بابن أبی الدّنیا المتوفّی:٢٨١هـ بتحقیق ودراسة عمرو عبد المنعم سلیم، الناشر مکتبة ابن تیمیة، القاهرة، مصر

(٢٣) صحیح البخاری للإمام أبی عبداللّٰه محمّد بن إسماعیل بن ابراهیم البخاری المتوفّی ٢٥٦هـ، بتحقیق :محمد زهیر بن ناصر النّاصر ،الناشر:دارطوق النّجاة، الطبعة الأولیٰ ١٤٢٢هـ

(٢٤) صحیح مسلم للإمام أبی الحسین مسلم بن الحجّاج القشیری النّیسابوری المتوفّی: ٢٦١هـ، بتحقیق محمّد فؤاد عبدالباقی، الناشر: دار أحیاء التّراث العربیّ، بیروت

(٢٥) الضعفاء الکبیر:لأبی جعفر محمّد بن عمرو بن موسی بن حمّاد العقیلی المکّی المتوفّی :٣٢٢هـ، بتحقیق عبد المعطی أمین قلعجی ،الناشر:دار المکتبة العلمیّة، بیروت الطبعة الأولی:١٤٠٤هـ ١٩٨٤م

(٢٦) الفردوس بمأثور الخطاب لشیرویه بن شهردار بن شیرو یه بن فناخسرو، أبو شجاع الدیلمیّ الهمذانی المتوفّی :٥٠٩هـ بتحقیق:السعید بن بسیونی زغلول الناشر دار الکتب العلمیّة ، بیروت الطبعة الأولی:١٤٠٦هـ ١٩٨٦م

(٢٧) فضائل شهر رمضان لعبد الغنی بن عبد الواحد بن علی بن سرور المقدّسی الجماعیلی الدمشقی الحنبلی، أبی محمّد، تقیّ الدّین المتوفّی:٦٠٠ هـ بتحقیق أبی عبد اللّٰه عمّار بن سعید تمالت الجزائری، الناشر :دار ابن حزم للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعةالأولی:١٤٢٠هـ١٩٩٩م

(٢٨) فیض القدیر شرح الجامع الصغیرلزین الدّین محمّد المدعو بعبد الرّؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدّادی ثم المناوی القاهری المتوفّی:١٠٣١هـ بتحقیق احمد عبدالسّلام ،الناشر:دارالکتب العلمیّة، بیروت، الطبعة:١٤٢٢هـ ٢٠٠١م

(٢٨) المصنّف فی الأحادیث والآثار،لأبی بکر بن أبی شیبة، عبد اللّٰه بن محمّد بن إبراهیم بن عثمان بن خواستی العبسی المتوفّی :٢٣٥هـ، بتحقیق کمال یوسف

الحوت، الناشر:مكتبة الرشد ،الرّياض،الطّبعة الأولى:١٤٠٩هـ

(٢٩) كشف الخفاء ومزيل الإلباس عمّا اشتهر من الأحاديث على ألسنة النّاس لإسماعيل بن محمّد العجلونى الجراحى المتوفّى :١١٦٢هـ، الناشر:مكتبة القدسى، لصاحبها حسام الدين القدسى، القاهرة، عام النشر:١٣٥١هـ

(٣٠) كنز العمّال فى سنن الأقوال والأفعال للأمام علاء الدّين على بن حسّام الدّين ابن قاضى خان القادرى الشّاذلى الهندى البرهانفورى ثمّ المدنى فالمكّىّ الشهير بالمتّقى الهندى المتوفّى:٩٧٥هـ بتحقيق : بكرى حيانى ،صفوة السقا ، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة الخامسة: ١٤٠١هـ، ١٩٨١م

(٣١) لسان الميزان لأبى الفضل أحمد بن على بن محمّد بن أحمد بن حجر العسقلانى المتوفّى :٨٥٢هـ، بتحقيق دائرة المعرف النظامية،الهند ،الناشر: مؤسّسة الأعلمى للمطبوعات بيروت، لبنان، الطبعة الثانية: ١٣٩٠هـ ١٩٧١م

(٣٢) المنتقى من كتاب مكارم الأخلا ق ومعاليها ومحمود طرائقها:لأبى بكر محمّد بن جعفر بن محمّد بن سهل بن شاكر الخرائطى السامرى المتوفّى:٣٢٧هـ بتحقيق محمّد مطيع الحافظ، وغزوة بدير، الناشر:دار الفكر، دمشق، سورية ، سنة النشر :١٤٠٦هـ.

(٣٣) المجالسة وجواهر العلم لأبى بكر أحمد بن مروان الدّينورى المالكى المتوفى:٣٣٣هـ، بتحقيق أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان، الناشر:جمعية التربية الإسلامية (البحرين -أم الحصم)، دار ابن حزم (بيروت -لبنان) تاريخ النشر:١٤١٩هـ

(٣٤) مجمع الزّوائد ومنبع الفوائد لأبى الحسن نور الدّين على بن أبى بكر بن سليمان الهيثمى المتوفّى:٨٠٧هـ بتحقيق حسام الدين القدسى،الناشر: مكتبة القدسى، القاهرة، عام النشر١٤١٤هـ، ١٩٩٤م

(٣٥) المستدرك على الصحيحين لأبى عبد اللّٰه الحاكم محمّد بن عبد اللّٰه بن محمّد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبى الطهمانى النّيسابورى المعروف بابن البيع،

المتوفّى: ٤٠٥هـ، بتحقيق مصطفى عبد القادر عطا،الناشر:دار الكتب العلميّة، بيروت، الطبعة الأولى:١٩٩٠م ـ ١٤١١هـ

(٣٦) مسند الإمام أحمد بن حنبل لأبى عبد اللّٰه أحمد بن محمّد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى المتوفّى :٢٤١هـ بتحقيق شعيب الأرنؤوط،عادل مرشد، وآخرون، الناشر: مؤسسة الرسالة ،الطّبعةالأولى :١٤٢١هـ ٢٠٠١م

(٣٧) مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار:لأبى بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد اللّٰه العتكى المعروف بالبزار المتوفّى :٢٩٢هـ بتحقيق محفوظ الرحمن زين اللّٰه وجماعة من المحققين، الناشر :مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة ،الطبعة الأولى:بدأت١٩٨٨م، وانتهت ٢٠٠٩م

(٣٨) مسند الدّارمى المعروف بـ سنن الدارمى لأبى محمّد عبد اللّٰه بن عبد الرّحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصّمد الدارمى، التّميمى السمرقندى المتوفّى:٢٥٥هـ، بتحقيق حسين سليم أسد الدارانى،الناشر:دار المغنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية،الطّبعة الأولى :١٤١٢هـ ـ ٢٠٠٠م

(٣٩) مشيخة ابن شاذان الصغرى للحسن بن أحمد بن إبراهيم بن الحسن ابن محمّد بن شاذان، أبو على البَزّاز المتوفّى :٤٢٥هـ، بتحقيق عصام موسى هادى، الناشر: مكتبة الغرباء الأثرية المدينة المنورة، الطبعة الأولى:١٤١٩هـ ١٩٩٨هـ

(٤٠) المصنّف:لأبى بكر عبد الرّزّاق بن همّام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانى المتوفّى:٢١١هـ، بتحقيق حبيب الرّحمن الأعظمى الناشر :المكتب الإسلامى، بيروت الطبعة الثانية، ١٤٠٣هـ

(٤١) المعجم الأوسط لسليمان بن أحمد بن أيّوب بن مطير اللخمى الشّامى أبى القاسم الطبرانى المتوفّى:٣٦٠هـ، بتحقيق طارق بن عوض اللّٰه بن محمّد ،عبد المحسن بن إبراهيم الحسينى، الناشر: دار الحرمين، القاهرة

(٤٢) المعجم الكبيرلسليمان بن أحمد بن أيّوب بن مطير اللخمى الشّامى أبى القاسم

الطبرانی المتوفّی ٣٦٠ھ، بتحقيق حمدی بن عبد المجيد ،دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة

(٤٣) مختصر تاريخ دمشق للأمام محمّد بن مكرّم بن على أبى الفضل، جمال الدّين ابن منظور الانصارى الرويفعى الإفريقى المتوفّى ٧١١ھ، بتحقيق روحية النحاس، رياض، عبد الحميد مراد، محمد مطيع ،الناشر:دار الفكر للطباعة والتوزيع والنشر، دمشق ،سوريا،الطبعة الأولى:١٤٠٢ھ۔١٩٨٤م

(٤٤) النهاية فى الفتن والملاحم، لأبى الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشى البصرى ثم الدمشقى المتوفى :٧٧٤ھ، بتحقيق:محمّد أحمد عبد العزيز ، الناشر: دار الجيل، بيروت، لبنان، الطبعة: ١٤٠٨ھ۔ ١٩٨٨م